بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم   نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ   وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

Postal Reg. No. L/P/GDP-1 DEC 2006

جلد 55

شمارہ 29

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 250 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

23 جمادی الثانی 1427 ہجری 20 وفا 1385 ہش 20 جولائی 2006ء

آمد لائبریری 690
2-12-06

اخبار احمدیہ

قادیان 15 جولائی (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیرو عافیت سے ہیں۔ الحمد للہ۔ کل حضور نے مسجد بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور نمازیں قائم کرنے اور مالی قربانیاں کرنے اور اطاعت نظام جماعت کی طرف توجہ دلائی۔

احباب حضور پر نور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی، درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ و امرہ۔

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور صادقوں کے ساتھ ہو جاؤ

ارشاد باری تعالیٰ عزّوجلّ

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اتَّقُوا اللّٰہَ وَکُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ (التوبہ:۱۱۹)

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور صادقوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابوبکرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں سب سے بڑے گناہ نہ بتاؤں۔ ہم نے عرض کیا جی حضور! ضرور بتائیں۔ آپؐ نے فرمایا، اللہ کا شریک ٹھہرانا (سب سے بڑے گناہوں میں سے ایک گناہ ہے) والدین کی نافرمانی کرنا، آپ تکیے کا سہارا لئے بیٹھے ہوئے تھے، آپ جوش میں آکر بیٹھ گئے اور بڑے زور سے فرمایا دیکھو! تیسرا بڑا گناہ جھوٹ بولنا اور جھوٹی گواہی دینا ہے۔ آپؐ نے اس بات کو اتنی دفعہ دہرایا کہ ہم نے چاہا کہ کاش حضورؐ خاموش ہو جائیں۔

(بخاری کتاب الادب باب عقوق الوالدین)

فرمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ آج کی دنیا کی حالت بہت نازک ہوگئی ہے۔ جس پہلو اور رنگ سے دیکھو جھوٹے گواہ بنائے جاتے ہیں، جھوٹے مقدمہ کرنا تو بات ہی کچھ نہیں، جھوٹے اسناد بنا لئے جاتے ہیں، کوئی امر بیان کریں گے تو سچ کا پہلو بچا کر بولیں گے۔ اب کوئی ان لوگوں سے جو اس سلسلہ کی ضرورت نہیں سمجھتے پوچھے کہ کیا یہی وہ دین تھا جو آنحضرت ﷺ لیکر آئے تھے؟ اللہ تعالیٰ نے تو جھوٹ کو نجاست کہا تھا کہ اس سے پرہیز کرو۔ اِجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ۔ بت پرستی کے ساتھ اس جھوٹ کو ملایا ہے۔ جیسا احمق انسان اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر پتھر کی طرف سر جھکاتا ہے ویسے ہی صدق اور راستی کو چھوڑ کر اپنے مطلب کیلئے جھوٹ کو بت بناتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو بت پرستی کے ساتھ ملایا اور اس سے نسبت دی جیسے ایک بُت پرست بُت سے نجات چاہتا ہے اسی طرح جھوٹ بولنے والا بھی اپنی طرف سے بُت بناتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اس بُت کے ذریعہ نجات ہو جاوے گی۔ کیسی خرابی آکر پڑی ہے۔ اگر کہا جاوے کہ کیوں بُت پرست ہوتے ہو۔ اس نجاست کو چھوڑ دو۔ تو کہتے ہیں کیونکر چھوڑ دیں، اس کے بغیر گزارہ نہیں ہوسکتا۔ اس سے بڑھ کر اور کیا بدقسمتی ہوگی کہ جھوٹ پر اپنا مدار سمجھتے ہیں مگر میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ آخر سچ ہی کامیاب ہوتا ہے بھلائی اور فتح اسی کی ہے۔ (ملفوظات جلد نمبر ۸ صفحہ ۳۴۹-۳۵۰)

اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت اپنے پیاروں کے لئے ان کے اس دنیا سے چلے جانے سے ختم نہیں ہو جاتی بلکہ اللہ تعالیٰ ان کی جماعتوں سے بھی یہی سلوک کرتا ہے

نمازوں کو قائم کرو مالی قربانیوں میں آگے بڑھو اور اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑ لو اور اللہ اور رسول اور نظام خلافت کی مکمل اطاعت کرو تو پھر دیکھو کہ تمہیں بھی اللہ تعالیٰ ہر قدم پر اپنی تائید و نصرت کے نظارے دکھائے گا

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 14 جولائی 06 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا گزشتہ دو خطبوں میں مَیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق مسیح زماں اور مہدی دوراں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی آسمانی تائیدات اور دشمنان احمدیت کے آپ پر کئے گئے حملوں سے محفوظ رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے غیر معمولی نشانات کے چند نمونے پیش کئے تھے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت اپنے پیاروں کے لئے ان کے اس دنیا سے چلے جانے سے ختم نہیں ہو جاتی بلکہ اللہ تعالیٰ ان کی جماعتوں سے بھی یہ سلوک کرتا ہے بلکہ جہاں جماعت کے ساتھ بحیثیت جماعت اس نصرت کے نظارے نظر آتے ہیں وہاں انفرادی طور پر بھی اس تعلیم پر عمل کرنے والوں کے ساتھ اس قسم کے سلوک کے نمونے جاری رہتے ہیں چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس روحانی فرزند کی جماعت کے ساتھ بھی جماعتی طور پر بھی اور انفرادی طور پر بھی اللہ تعالیٰ نے ایسے نشانات دکھائے جو افراد جماعت کے ازدیاد ایمان کا باعث بنے۔

فرمایا جماعتی طور پر ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد مخالفین کو یہ خیال ہو گیا تھا کہ اب یہ جماعت گئی لیکن جیسا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ اے عزیز و جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھا دے فرمایا ہم نے دیکھا یہ بات کس طرح سچ ثابت ہوئی اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول کو اللہ تعالیٰ نے خلافت کی ردا پہنا کر مخالفوں کی خوشیوں کو پامال کر دیا اور مومنین ایک ہاتھ پر اکٹھے ہو گئے پھر خلافت ثانیہ کے وقت میں ہم نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے مومنین کی کس طرح مدد و نصرت فرمائی اندرونی اور بیرونی مخالفوں کی کوششوں اور خواہشوں کو پامال کر کے احمدیت کی کشتی کو اس نوجوان اولوالعزم پسر موعود کی قیادت میں آگے بڑھاتا چلا گیا اور جماعت کو ترقیات پر ترقیات دیتا چلا گیا اور دنیا کے بہت سے ممالک میں اللہ تعالیٰ کی خاص تائید و نصرت سے احمدیت کا جھنڈا خلافت ثانیہ میں لہرایا گیا پھر خلافت ثالثہ میں دشمن نے جماعت اور افراد جماعت کو مایوس

(باقی صفحہ 15 پر دیکھیں)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

رابطۂ بیعت اور وقفِ عارضی

(۲)

گزشتہ مضمون میں ہم سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اس مبارک تحریک کے حوالہ سے کچھ ذکر کررہے تھے جس میں حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کو ان لاکھوں افراد سے دوبارہ رابطہ بنانے کا ارشاد فرمایا ہے جنہوں نے سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے مبارک زمانہ میں بیعت کی تھی اور جو ہمارے رابطہ نہ رکھ سکنے کی وجہ سے جماعت میں شامل ہوکر بھی اس کے مفید نظام کا حصہ نہیں بن سکے۔ ہم نے عرض کیا تھا کہ ان حضرات سے دوبارہ رابطہ مضبوط کرنے کیلئے صرف مبلغین و معلمین ہی کافی نہیں ہیں بلکہ جماعت کے مخلصین کو اس کیلئے وقف عارضی کے نظام کے تحت خود کو پیش کرنا ہوگا تب ہی ان تمام لوگوں سے رابطہ ہونا اور ان کو جماعت کا مفید جز بنانا ممکن ہوسکے گا۔
جس وقت یہ افراد بفضلہٖ تعالیٰ جماعت میں شامل ہوئے تھے تب بھی صرف جماعت کے مبلغین و معلمین کرام ان تک نہیں پہنچ سکے تھے بلکہ ان کے ساتھ دن رات جماعت کے مخلصین نے خود کو وقف عارضی کے جذبہ کے تحت پیش کیا تھا وہ اپنے رشتہ داروں ملنے جلنے والوں اور ہم قوم افراد کے پاس گئے تھے اور ان کو حضرت امام مہدی علیہ السلام کی آمد کی خبر دے کر اور آنحضرت ﷺ کا فرمان سنا کر کہ جب امام مہدی کی خبر تمہیں پہنچے تو فوراً اس کی بیعت کرلینا اور اس کو میرا اسلام پہنچا دینا بیعت پر آمادہ کیا تھا۔ آج بھی ضرورت ہے کہ وہی مخلصین پھر دوبارہ آئیں اور وقف عارضی کرنے والوں کی ایک فوج جماعت کے مبلغین و معلمین اور جماعت کی انتظامیہ کے ساتھ معاون بنے تب جاکر ہی رابطہ بیعت کا عظیم الشان کام اور بیعت شدہ لوگوں کو جماعت کا فعال حصہ بنانے کے کام کو انجام دیا جاسکتا ہے۔
جماعت احمدیہ کی حسین اور ولولہ انگیز تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ جب جب خلفاء وقت کو کسی ہنگامی کام کیلئے کسی طرح کی بھی ضرورت پڑی ہے جماعت کے مخلصین نے ہر طرح لبیک کہا ہے۔ مالی قربانی کی ضرورت پڑی تو وہ فوراً سامنے آئے وقت کی قربانی دینے کی اور خود کو وقف کرنے کی تحریک ہوئی تو انہوں نے فوراً اپنے سروں کو جھکا دیا چنانچہ سیدنا حضرت اقدس مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے زمانہ مبارک میں جب 1923ء میں ملکانہ کے علاقہ میں انتہا پسند ہندو تنظیموں نے ”شدھی“ کی تحریک چلا کر مسلمانوں کو پھر سے ہندو بنانے کا کام شروع کیا تھا تو حضور رضی اللہ عنہ نے 9 مارچ 1923 کو خطبہ جمعہ میں یہ تحریک فرمائی کہ فتنہ ارتداد کو ختم کرنے کیلئے کم از کم ڈیڑھ صد احمدی تین تین ماہ کیلئے وقف کریں یہ لوگ اپنا خرچ بھی خود برداشت کریں گے اور اہل و عیال کو بھی خرچ دیں گے البتہ ان کو ڈاک کا خرچ یا وہاں تبلیغ پر جو بھی خرچ ہو اوہ ملتا رہا چنانچہ اس وقف عارضی میں جماعت کے غرباء، روساء۔ وکلاء، تاجر، زمیندار، استاد اور طالب علم غرض ہر طبقہ کے لوگ شامل ہوئے یہاں تک کہ لجنہ نے بھی خود کو پیش کردیا کہ وہ ملکانہ عورتوں کو پھر سے اسلام میں لانے کی کوشش کریں گی۔ اس عظیم قربانی کی کسی قدر تفصیل تاریخ احمدیت میں اس طرح درج ہے۔
خدا کی راہ میں قربانیاں پیش کرنے والے ان مبلغین نے تیز اور چلچلاتی دھوپ میں کئی کئی میل پیدل سفر کیا بعض اوقات کھانا تو الگ رہا ان کو پانی بھی نہ مل سکا کھانے کے وقت یا تو اپنا بچا کھچا باسی کھاتے یا بھونے ہوئے دانے کھا کر پانی پی لیتے اور اگر سامان میسر آسکتا تو آٹے میں نمک ڈال کر اپنے ہاتھوں روٹی پکا کر کھاتے رات کو جہاں جگہ ملتی سو جاتے ملکانوں نے ان کی خاطر تواضع دودھ سے کرنا چاہی مگر انہوں نے شکریہ ادا کرتے ہوئے اسے واپس کردیا...... بعض اوقات اندھیری راتوں میں ایسے تنگ اور پرخطر راستوں سے سفر کیا جہاں جنگلی سور اور بھیڑیے بکثرت پائے جاتے تھے“ (تاریخ احمدیت جلد ۵)
اس دور کی ان عظیم قربانیوں کو دیکھ کر غیروں نے بھی جماعت احمدیہ کے مبلغین کی مساعی کو سراہا اور اسے قابل فخر قرار دیا۔ چنانچہ اخبار زمیندار لاہور نے اپنی 8 اپریل 1923 کی اشاعت میں لکھا کہ
”احمدی بھائیوں نے جس خلوص جس ایثار جس جوش اور جس ہمدردی سے اس کام میں حصہ لیا ہے وہ اس قابل ہے کہ ہر مسلمان اس پر فخر کرے“
حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تحریک فرمودہ اس سہ ماہی وقف کے نتیجہ میں اور مبلغین سلسلہ کی کاوشوں سے جماعت احمدیہ نے ملکانہ کے علاقہ میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کو پھیلانے کا عظیم الشان کام سرانجام دیا۔ احمدی مبلغین کی کوششوں وسعت حوصلہ اور اعلیٰ اخلاق کے نتیجہ میں وہ لوگ جو اسلام سے مرتد ہوگئے تھے پھر اسلام میں داخل ہوئے اور اسی طرح ہزاروں لوگوں نے قبول اسلام کا شرف حاصل کیا۔ تبلیغ اسلام کی یہ عظیم مثال تھی جو سوائے جماعت احمدیہ کے اور کسی اسلامی فرقہ نے پیش نہ کی۔ باقی تمام فرقوں کے علماء تو مسلمانوں کو آپس میں پھاڑنے منتشر کرنے اور اس کے نتیجہ میں اپنا پیٹ بھرنے کی فکر میں مست تھے لیکن جماعت احمدیہ نے اس موقع پر خدا کی راہ میں ایسی قربانیاں پیش کیں جو رہتی دنیا تک یاد رکھی جائیں گی چنانچہ اس موقع پر اخبار ہمدم نے 6 اپریل 1923ء میں لکھا۔
”قادیانی جماعت کی مساعی حسنہ اس معاملہ میں بے حد قابل تحسین ہیں اور دوسری اسلامی جماعتوں کو بھی انہی کے نقش قدم پر چلنا چاہئے“۔
پس تاریخ احمدیت میں مرتد ہوجانے والے افراد سے رابطہ کی یہ ایک ایسی حسین مثال ہے جو آج کے ہمارے اس دور میں ہم داعیان الی اللہ کیلئے مشعل راہ کی حیثیت رکھتی ہے تاریخ کا یہ دَور ایک ایسے روشن مینار کی حیثیت رکھتا ہے جس سے اس زمانہ میں ہم بہترین سبق حاصل کرسکتے ہیں۔
سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے دورِ مبارک میں بھی بیعت کرنے والے کئی لوگ ایسے ہیں جنہیں موسم کی گرم آندھیوں نے اور مخالفتوں کے شدید طوفانوں نے وقتی طور پر ہم سے جدا کردیا ہے۔ وہ لوگ کل بھی ہمارے تھے آج بھی ہمارے ہیں ضرورت ہے کہ ہم سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے مبارک دور کے زمانے کے ہمارے عظیم اسلاف کی قربانیوں کو آج بھی بروئے کار لائیں آج بھی ہم حوصلہ مندی کے ساتھ صبر کے ساتھ اور دعاؤں کے ہتھیاروں سے لبریز ہوکر اپنے پیارے امام سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں ان بچھڑے ہوئے بھائیوں سے رابطہ قائم کرنے کیلئے اور جماعت کے روحانی جسم کا جزو بنانے کیلئے کوشاں ہوجائیں۔ اور آخر وقت تک سانس نہ لیں جب تک کہ یہ تمام سعید روحیں دوبارہ احمدیت کی عافیت بخش گود میں نہ آجائیں۔
الحمد للہ کہ یہ کام شروع بھی ہوچکا ہے سینکڑوں مبلغین و معلمین کرام اور جماعت کے داعیان الی اللہ پورے بھارت میں اس کام میں جٹے ہوئے ہیں۔ آیئے ہم بھی اس مبارک کام میں شامل ہوجائیں چلتے چلتے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی اس پرجلال آواز کو سنئے آپ اللہ تعالیٰ کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔
”اے میرے مولا میرے قادر خدا اب مجھے راہ بتلا اور کوئی ایسا نشان ظاہر فرما جس سے تیرے سلیم الفطرت بندے نہایت قوی طور پر یقین کریں کہ میں تیرا مقبول ہوں اور جس سے ان کا ایمان قوی ہو اور وہ تجھے پہچانیں اور تجھ سے ڈریں اور تیرے اس بندے کی ہدایتوں کے موافق ایک پاک تبدیلی ان کے اندر پیدا ہو اور زمین پر پاکی اور پرہیزگاری کا اعلیٰ نمونہ دکھلاویں اور ہر ایک طالب حق کو نیکی کی طرف کھینچیں اور اس طرح پر تمام قومیں جو زمین پر ہیں تیری قدرت اور تیرے جلال کو دیکھیں اور سمجھیں کہ تو اپنے اس بندے کے ساتھ ہے اور دنیا میں تیرا جلال چمکے اور تیرے نام کی روشنی اس بجلی کی طرح دکھلائی دے کہ جو ایک لمحہ میں مشرق سے مغرب تک اپنے تئیں پہنچاتی اور شمال و جنوب میں اپنی چمکیں دکھلاتی ہے“ (مجموعہ اشتہارات جلد سوم 5 نومبر 1899ء)

(منیر احمد خادم)

خصوصی درخواست دُعا

محترمہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ بیگم محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب جو اپنی آنکھ کے علاج کے سلسلہ میں حیدرآباد میں مقیم ہیں کے متعلق تازہ اطلاع یہ ہے کہ دائیں آنکھ کا کارنیا جو بدلا گیا تھا وہ آپریشن کامیاب رہا۔ اب اس سے نظر آتا ہے۔ الحمد للہ۔ ڈاکٹری ہدایت کے مطابق ہر دو تین ہفتہ کے بعد آنکھ کا معائنہ کرایا جاتا ہے۔ اب 05.08.06 کو معائنہ ہوتا ہے جس کے بعد موصوفہ قادیان واپس آسکیں گی۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان کی صحت بلڈ شوگر کی زیادتی اور گرمی کی شدت کے سبب متاثر ہے ہر دو بزرگان کی مکمل صحت و تندرستی درازی عمر کیلئے قارئین سے دُعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

قطعاتِ مومن

(تصویر کے دو رخ)

وہ بڑائی کیلئے کرتا رہا کوشش مدام
ہاتھ میں آیا نہ کچھ اس کا ہوا بد اختتام
ایک عاجز کی ادا آئی پسند کچھ اسطرح
کردیا مالک نے اس کو ہر جگہ ذی احترام

ایک سوال؟

کفر کے فتوے لگانا کیا یہی اسلام ہے؟
مسجدوں میں قتل کرنا کیا یہی اسلام ہے؟
لوٹنا آگیں لگانا کیا یہی اسلام ہے؟
کیا یہ دنیا کے لئے اسلام کا پیغام ہے؟

(خواجہ عبد المومن اوسلو ناروے)

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء کی نصرت ہر موقع پر فرما کر ان کے خوف کی حالت کو امن میں بدل دیتا ہے اور اپنی تائیدات کے نظارے دکھاتا ہے۔ ان نظاروں کی انتہا اور معراج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں ہم پورا ہوتے دیکھتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ سے نہایت پُر خطر مواقع پر اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت و حفاظت کے غیر معمولی واقعات کا روح پرور بیان۔

اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق و غلام صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ بھی اللہ تعالیٰ نے نصرت کے وعدے فرمائے ہیں خدا کرے کہ ہم ان کو اپنی زندگیوں میں پورا ہوتے بھی دیکھیں اور ہماری زندگیوں کا وہ حصّہ بھی بنیں۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 23/جون 2006ء (23/احسان 1385 ہجری شمسی) بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن۔ برطانیہ

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ- اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ- مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ- إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ إِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ- اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ- صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ-

﴿وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِيْنَ- إِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ- وَإِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ﴾

(الصّٰفّٰت: 172-174)

اس کا ترجمہ یہ ہے کہ اور بلاشبہ ہمارے بھیجے ہوئے بندوں کے حق میں ہمارا یہ فرمان گزر چکا ہے کہ یقیناً وہی ہیں جنہیں نصرت عطا کی جائے گی اور یقیناً ہمارا لشکر ضرور غالب آنے والا ہے۔

سفر پہ جانے سے پہلے جو جمعہ تھا اس میں مَیں اللہ تعالیٰ کی صفت ناصر اور نصیر کے بارے میں بتا رہا تھا اور بتایا تھا کہ اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء کی نصرت ہر موقع پر فرما کر ان کے خوف کی حالت کو امن میں بدل دیتا ہے، فکروں کو دور فرما دیتا ہے اور اپنی تائیدات کے نظارے دکھاتا ہے۔ اور ان نظاروں کی انتہا اور معراج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں ہم پورا ہوتے دیکھتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ایسے بے انتہا واقعات ہیں جہاں ہمیں قدم قدم پر اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت نظر آتی ہے۔ مَیں نے اس خطبے میں قرآن کریم سے، ہجرت کے وقت اور پھر جنگ بدر میں جس طرح اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد فرمائی، وہ آیات پیش کی تھیں اور ان کی مختصر وضاحت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں کی تھی۔ جیسا کہ مَیں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی تو اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے واقعات سے بھری پڑی ہے ان ساروں کو بیان کرنا تو ممکن نہیں ان میں سے کچھ روایات کے حوالے سے مَیں اس وقت آپ کے سامنے رکھوں گا جن سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کس طرح فرشتوں کی فوج کے ذریعے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تائید و نصرت فرماتا رہا۔

آپؐ کی زندگی میں آپؐ کے دعویٰ نبوت کے بعد ہم دیکھتے ہیں کہ دشمن ہر موقع پر آپؐ کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتا رہا اور جیسا کہ تمام انبیاء سے ہوتا چلا آیا ہے دشمن کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ ابتداء میں ہی نبی کو نقصان پہنچا کر یا اس کی جماعت کو نقصان پہنچا کر ختم کر دیا جائے۔ یا ایسی صورت حال پیدا کرنے کی کوشش کی جائے جس سے نبی کا دعویٰ جھوٹا ہونے کا خیال لوگوں کے دلوں میں پیدا ہو جائے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کوشش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپؐ کے زمانے میں ہوئی۔ آپؐ کے ماننے والوں پر سختیاں کی گئیں، آپؐ پر بے انتہا ظلم کئے گئے، آپؐ کا سوشل بائیکاٹ کیا گیا جس کی وجہ سے آپؐ کے خاندان کو، اور آپؐ کو اور آپؐ کے ماننے والوں کو شعب ابی طالب میں ان ظلموں سے بچنے کے لئے جانا پڑا اور وہاں تقریباً تین سال تک رہے۔ وہاں خوراک کا کوئی ایسا ذخیرہ تو تھا نہیں۔ کچھ عرصہ بعد بھوک اور پیاس کی سختیاں سب کو، بچوں کو اور بوڑھوں کو اور عورتوں کو برداشت کرنی پڑیں۔ بھوک اور پیاس سے بچے، بڑے سب بیقرار تھے۔ حالت یہ تھی کہ ایک صحابی نے رات کے وقت چلتے ہوئے اپنے پاؤں کے نیچے آنے والی کسی نرم چیز کو اٹھا کر کھا لیا کہ اپنی بھوک مٹا سکیں۔ وہ کہتے ہیں کہ مجھے آج تک نہیں پتہ لگا کہ مَیں نے کیا کھایا تھا۔ بہرحال تین سال بعد اللہ تعالیٰ نے ایسا انتظام فرما دیا کہ بائیکاٹ کا معاہدہ جو قریش کے بعض قبائل نے کیا تھا اور جس کی وجہ سے آپؐ کو اپنے خاندان سمیت شعب ابی طالب کی گھاٹی میں جانا پڑا اور وہاں جا کے رہنا پڑا۔ یہ معاہدہ کعبہ کی دیوار پر لٹکایا گیا تھا تا کہ ہر ایک قبیلے کو پتہ لگ جائے اور کوئی خلاف ورزی نہ کرے۔

اس معاہدے کے بارے میں ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا چچا ابو طالب سے فرمایا کہ مجھے میرے خدا نے بتایا ہے کہ جو معاہدہ کعبہ کی دیوار پر لٹکایا گیا ہے وہ تمام کا تمام کیڑے نے کھا لیا ہے اور صرف خدا کا نام اس پر باقی رہ گیا ہے۔ چنانچہ ابو طالب نے خانہ کعبہ جا کر قریش کے بڑے بڑے سردار جو وہاں بیٹھے ہوئے تھے ان سے کہا کہ اس طرح میرے بھتیجے نے مجھے بتایا ہے۔ انہوں نے کہا ٹھیک ہے دیکھ لیتے ہیں۔ چنانچہ جب وہ اس معاہدے کو دیکھنے گئے تو اس کی حالت بالکل وہی تھی جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی تھی۔ چنانچہ اس پر جو نرم دل سرداران قریش تھے انہوں نے کہا اب بہت ہو چکی کیونکہ پہلے بھی ان میں سے بعضوں کے دل نرم ہو رہے تھے اور وہ چاہتے تھے یہ کسی طرح ختم ہو، اس لئے قطع تعلقی اب بند ہونی چاہئے۔ تو یہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت ہی تھی جس کی وجہ سے معاہدہ اس طرح ختم ہوا۔ یہ ٹھیک ہے کہ کچھ عرصہ تک آپؐ کو اور آپؐ کے ماننے والوں کو ایک امتحان سے گزرنا پڑا لیکن اس بات کی طاقت اس وقت کسی میں نہ تھی کہ ان سرداران قریش کے مقابلے پر اس گھاٹی سے باہر آ کر اپنے روزمرہ کے معمولات کے مطابق زندگی گزار سکیں۔ یہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی مدد ہی تھی جس نے ایسا انتظام فرما دیا۔ اس معاہدے کا کچھ بھی نہ رہا اور چند شرفاء کے دل میں اس وجہ سے خوف اور ہمدردی کے جذبات بھی پیدا ہوئے۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ اپنے بھیجے ہوئے بندوں کے حق میں تائید و نصرت کی ہوائیں چلاتا ہے۔ ایسے مواقع دکھاتا ہے جو غیروں کو بھی نظر آئیں۔ گو راستے میں عارضی مشکلات آتی ہیں لیکن آخرکار خدا کا گروہ ہی غالب آتا ہے۔ اور اس وعدے کی وجہ سے اور اللہ تعالیٰ پر توکل کی وجہ سے انبیاء اور ان کی جماعتیں اللہ کے پیغام کو آگے بھی پہنچاتی ہیں اور اس کے ساتھ چمٹی رہتی ہیں اور باوجود سختیاں اور تکلیفیں برداشت کرنے کے ان کے قدم پیچھے نہیں ہٹتے اور ان کے دلوں میں کبھی

غیر اللہ کا کوئی خوف پیدا نہیں ہوتا۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم جو تمام نبیوں کے سردار، خاتم الانبیاء تھے آپؐ پر بھی مشکلات کے بہت زیادہ ایسے موقعے آئے جو زیادہ کڑی مشکلات تھیں، بہت زیادہ سخت مشکلات تھیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنی تائید و نصرت کے غیر معمولی نظارے بھی دکھائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ پانچ مواقع آپؐ کی زندگی کے ایسے ہیں جو انتہائی غیر معمولی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے بغیر ان سے نکلنا محال ہے۔ اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ ان کے اپنے الفاظ میں پیش کرتا ہوں۔ آپؑ نے فرمایا کہ:

''یاد رہے کہ پانچ موقعے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نہایت نازک پیش آئے تھے جن میں جان کا بچنا محالات سے معلوم ہوتا تھا۔ اگر آنجناب درحقیقت خدا کے سچے رسول نہ ہوتے تو ضرور ہلاک کئے جاتے۔

ایک تو وہ موقعہ تھا جب کفار قریش نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کا محاصرہ کیا اور قسمیں کھالی تھیں کہ آج ہم ضرور قتل کریں گے۔

دوسرا وہ موقعہ تھا جب کہ کافر لوگ اس غار پر معہ ایک گروہ کثیر کے پہنچ گئے تھے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مع حضرت ابوبکرؓ کے چھپے ہوئے تھے۔

تیسرا وہ نازک موقعہ تھا جبکہ اُحد کی لڑائی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکیلے رہ گئے تھے اور کافروں نے آپ کے گرد محاصرہ کرلیا تھا۔ اور آپؐ پر بہت سی تلواریں چلائیں مگر کوئی کارگر نہ ہوئی۔ یہ ایک معجزہ تھا۔

چوتھا وہ موقعہ تھا جب کہ ایک یہودیہ نے آنجناب کو گوشت میں زہر دے دی تھی اور وہ زہر بہت تیز اور مہلک تھی اور بہت وزن اس کا دیا گیا تھا۔

پانچواں وہ نہایت خطرناک موقعہ تھا جبکہ خسرو پرویز شاہ فارس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کے لئے مصمم ارادہ کیا تھا اور گرفتار کرنے کے لئے اپنے سپاہی روانہ کئے تھے۔

پس صاف ظاہر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ان تمام پُرخطر موقعوں سے نجات پانا اور ان تمام دشمنوں پر آخر کار غالب ہو جانا ایک بڑی زبردست دلیل اس بات پر ہے کہ درحقیقت آپ صادق تھے اور خدا آپؐ کے ساتھ تھا''۔

(چشمۂ معرفت۔ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 263-264 حاشیہ)

شعب ابی طالب کی قید سے باہر آنے کے کچھ عرصے بعد ہی حضرت ابوطالب اور حضرت خدیجہؓ انتقال کر گئے۔ ان دو شخصیتوں کا قریش مکہ کو کچھ تھوڑا بہت لحاظ تھا۔ ابوطالب کے بزرگ ہونے کی وجہ سے اور حضرت خدیجہؓ ایک مالدار عورت تھیں، کافی اثر و رسوخ تھا۔ ان کی وفات کے بعد تو سب قریش اس بات پر قائم ہو گئے تھے کہ اب تو ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر صورت میں ختم کرنا ہے کیونکہ اب ہم مزید برداشت نہیں کر سکتے۔ چنانچہ تمام سرداروں نے مل کر فیصلہ کیا کہ ہم تمام سردار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارادۂ قتل میں شامل ہوں گے تاکہ بنی ہاشم کے لئے کسی بدلے کی صورت نہ بن سکے اور وہ بدلہ نہ لے سکیں۔ تمام سرداروں کے مقابلے پر آنا ان کے لئے مشکل ہوگا۔ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سازش کا پتہ لگ گیا۔ چنانچہ آپؐ نے اللہ تعالیٰ کے اذن سے ہجرت کا فیصلہ کیا۔ اس قتل کی سازش کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے جو مَیں نے ابھی اقتباس پڑھا ہے کہ یہ بڑا سخت موقع تھا جب قریش نے آپؐ کے گھر کا محاصرہ کرلیا تھا۔ تمام سردار قریش تلواریں تانے کھڑے تھے لیکن بے وقوفوں کو یہ پتہ نہیں تھا کہ انہوں نے جس منصوبہ بندی کے تحت ایک دوسرے کی مدد کرتے ہوئے (تاکہ کسی پر الزام نہ آئے) جس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کا ارادہ کیا ہے، اللہ تعالیٰ تو سب سے زیادہ اس نبی کی حفاظت اور نصرت فرماتا ہے۔ بیسیوں واقعات ان کفار کی نظر میں پہلے بھی گزر چکے تھے۔ وہ اس بات کے خود بھی گواہ تھے لیکن پھر بھی ان کو عقل نہ تھی۔

ابوجہل جو اس سارے پروگرام کا سرغنہ تھا وہ بھول گیا تھا کہ کچھ عرصہ پہلے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب ایک تاجر کا حق دلوانے کے لئے ابوجہل کے دروازے پر گئے تھے تو کیا نظارہ اس نے دیکھا تھا کہ آپؐ کی مدد کے لئے دو خونخوار اونٹ آپ کے دائیں بائیں کھڑے تھے تاکہ وہ آپؐ کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکے۔ تو اس کی وجہ سے اس نے آپؐ کے کہنے کی فوراً تعمیل بھی کی اور اس تاجر کا قرضہ بھی دے دیا۔

بہر حال جب منصوبہ بندی کر کے یہ سب لوگ آپؐ کے دروازے کے باہر گھیرا ڈال کر کھڑے تھے اور گھیراؤ کیا ہوا تھا تو آپؐ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لوگوں کی امانتیں دے کر ان کو یہ ہدایت دے رہے تھے کہ ان کو واپس لوٹا کر صبح آجانا اور تم میرے بستر پر لیٹ جاؤ تاکہ کفار اگر دیوار پر سے جھانکیں اور دیکھیں تو یہی سمجھیں کہ مَیں لیٹا ہوا ہوں اور آپؐ ہجرت کے لئے تیاری کرنے لگے۔ آپؐ نے حضرت علیؓ کو یہ بھی فرمایا کہ دشمن تمہیں کوئی گزند نہیں پہنچا سکے گا۔ یہ یقین تھا آپؐ کو نہ صرف اپنی ذات کے بارے میں بلکہ اپنے ماننے والوں کے بارے میں بھی کہ یہ سچے ایمان والے ہیں۔ آج کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ایک نشان ظاہر ہونا ہے، اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے عظیم نظارے نظر آنے ہیں اس لئے اے علی! تم جو میرے دین پر مکمل ایمان لاتے ہو بے فکر رہو دشمن تمہیں کوئی بھی گزند نہیں پہنچا سکے گا۔ پھر آپؐ بڑے آرام سے ان دشمنوں کے درمیان سے ہی نکل گئے۔ نہ کوئی خوف اور نہ فکر کہ باہر دشمن کھڑا ہے اگر پکڑا گیا تو کیا ہوگا۔ یہ تو خیر فکر تھی ہی نہیں کہ پکڑا جاؤں گا کیونکہ اللہ تعالیٰ کی مرضی اور اجازت سے یہ ہجرت ہو رہی تھی اس لئے دل اس یقین سے پُر تھا کہ اللہ تعالیٰ خود ہی حفاظت فرمائے گا اور ہر قدم پر مدد فرماتے ہوئے محفوظ رکھے گا۔ مکہ سے نکلتے ہوئے آپ کو بڑا صدمہ بھی تھا۔ آپؐ نے یہ الفاظ کہے کہ مکہ! تو مجھے ساری دنیا سے زیادہ عزیز ہے لیکن تیرے فرزند مجھ کو یہاں رہنے نہیں دیتے۔ خیر وہاں سے نکل کر آپؐ کو حضرت ابوبکرؓ بھی راستے میں مل گئے (جن سے پروگرام پہلے ہی طے تھا) اور آپؐ ان کو ساتھ لے کر غار ثور کی طرف چل پڑے۔ وہاں پہنچ کر حضرت ابوبکرؓ نے غار کو اچھی طرح صاف کیا تمام سوراخوں کو اچھی طرح بند کیا جو غار میں تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ اب آپ اندر تشریف لے آئیں۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لے گئے اور بے فکر ہو کر حضرت ابوبکرؓ کی ران پر سر رکھ کر سو گئے۔ کوئی اور ہو تو فکر سے ایسے حالات میں نیند اڑ جاتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی نصرت ہمیشہ شامل حال رہنے کا اس قدر یقین تھا کہ کسی قسم کی فکر کا کوئی شائبہ تک نہ پیدا ہوا۔ چنانچہ اگلے آنے والے وقت نے بتایا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ کی نصرت سے دل پُر از یقین تھا۔ اللہ تعالیٰ نے بھی کس طرح نصرت فرمائی۔ فوراً مکڑی کو حکم دیا کہ غار پر جہاں درخت لگا ہوا تھا اس کے اوپر جالا بُن دو۔ اور کبوتر کو حکم ہوا کہ گھونسلہ بھی بنا دو اور انڈے دے دو۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ حفاظت اور نصرت کے جو فوری سامان فرمائے تھے یہ غیر معمولی نشان تھا۔

قریش جب تعاقب کرتے ہوئے غار کے قریب پہنچے تو وہاں پہنچ کر دیکھ رہے تھے کہ پاؤں کے نشان تو یہاں تک آرہے ہیں اور اکثر نے کہا کہ یہاں آکر یا تو ان لوگوں کو زمین نگل گئی ہے یا آسمان پر چڑھ گئے ہیں۔ ایسی صورت حال میں وہ غار میں نہیں جاسکتے جبکہ مکڑی نے جالا بھی بنا ہوا ہے اور گھونسلہ بھی ہے۔ اس صورت میں تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ چنانچہ کسی کو غار میں جھانکنے کا خیال ہی نہیں آیا۔ اور کسی نے کہا بھی تو دوسروں نے اس کو ردّ کر دیا۔ تو کفار کے دل میں غار میں نہ جھانکنے کا یہ خیال آنا بھی اللہ تعالیٰ کی اس نصرت کی وجہ سے تھا جو اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی فرما رہا تھا۔ یہ لوگ اتنا قریب تھے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑے شدید گھبرا گئے تھے۔ لیکن آپؐ نے فرمایا ﴿لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا﴾ (التوبۃ:40) کوئی فکر نہ کرو اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ تو یہ دوسرا موقع تھا جب دشمن قریباً آپ کے سر پر پہنچ گیا تھا لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالیٰ کی مدد پر اتنا یقین تھا کہ کوئی پرواہ نہیں کی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس دوسرے واقعہ کا ذکر فرمایا ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے آپ کو تائید فرماتے ہوئے اس خطرناک حالت سے نکالا۔

پھر تیسرا واقعہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان کیا ہے وہ اُحد کی لڑائی کا ہے۔ یہ ایسا موقع ہے کہ اللہ اپنے خاص بندوں کے ساتھ یہ سلوک کرتا ہے ورنہ اُس وقت جو حالات تھے وہ ایسے تھے کہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ کوئی دنیادار اس سے بچ کر نکل سکے۔ اس جنگ میں مسلمانوں کی غلطی کی وجہ سے جب جنگ کا پانسہ پلٹا اور کفار نے دوبارہ حملہ کیا تو ایک افراتفری کا عالم تھا۔ اُس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگرد صرف چند جاں نثار صحابہ رہ گئے تھے۔ لیکن کفار کے بار بار کے حملے جو ایک ریلے کی صورت میں ہوتے تھے وہ بھی اتنے سخت ہوتے تھے کہ یہ چند لوگ بھی سامنے کھڑے نہیں رہ سکتے تھے، ایک طرف ہٹ جاتے تھے اس وجہ سے تتر بتر ہو جاتے تھے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اکیلے رہ جاتے تھے۔ اس موقع پر تیروں کی بارش بھی آپؐ پر ہوئی جو صحابہ میں سے زیادہ تر حضرت طلحہؓ نے اپنے ہاتھ پر لی۔ اور تلواروں سے بھی حملے ہوئے اور اسی موقعے پر جب صحابہ اِدھر اُدھر ہوئے تو اس وقت

جو بھی تلوار یا تیر آتا تھا اللہ تعالیٰ اس سے بچا لیتا تھا تاہم دو پتھر دشمن کے پھینکے ہوئے آپؐ کو لگے اور آپؐ زخمی ہو گئے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق ایسے حالات میں جو نتیجہ نکلنا چاہئے اور دشمن کی جو کوشش تھی کہ آج مسلمانوں کو مکمل طور پر شکست کا سامنا کرنے پڑے اور آج موقع ہے کہ ان کو ختم کر دیا جائے یا اتنی کمر توڑ دی جائے کہ یہ اٹھنے کے قابل نہ رہیں تو یہ نتیجہ جو وہ نکالنا چاہتے تھے اور دشمن کی جو کوشش تھی کہ بالکل ختم کر دینا ہے، آپؐ کو قتل کرنے کی بھی نعوذ باللہ کوشش تھی جو ناکام ہوئی۔ ایسے حالات میں سوائے اللہ تعالیٰ کی خاص تائید و نصرت کے یہ ہو نہیں سکتا۔ مسلمانوں کو مکمل طور پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی اطاعت نہ کرنے کی وجہ سے جو نقصان اٹھانا پڑا اور اس کا جو نتیجہ نکلنا تھا وہ نکلا لیکن دشمن کو جس آخری نتیجے کی تمنا تھی، خواہش تھی وہ اللہ تعالیٰ نے پوری نہ ہونے دی۔

پھر (حضرت مسیح موعودؑ نے تو اس کا ذکر نہیں کیا لیکن قرآن کریم میں اس کا ذکر آتا ہے) حنین کی جنگ میں جب مسلمانوں کو اپنی تعداد دیکھ کر یہ خیال ہوا کہ اب ہم بہت بڑی تعداد میں ہو گئے ہیں، بارہ ہزار کا لشکر ہے کون ہم پر غالب آ سکتا ہے۔ کیونکہ اس لشکر میں نئے آنے والے مسلمان بھی شامل تھے لیکن ان نئے آنے والوں میں ایمان کی کمزوری بھی تھی۔ شروع میں ایک حملے کے بعد ایسی حالت پیدا ہوئی کہ شکست کی صورت پیدا ہونی شروع ہو گئی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے پھر اپنے وعدے کے مطابق کہ میرا لشکر ہی غالب آتا ہے اپنی نصرت فرماتے ہوئے ان بدلے ہوئے مخالف حالات کو مسلمانوں کے حق میں بدل دیا۔

یہاں اللہ تعالیٰ یہ بتانا چاہتا تھا کہ تمہاری اکثریت یا تمہاری عقل یا تمہاری طاقت غالب نہیں آئے گی بلکہ ہر غلبہ میری نصرت کا مرہون منت ہے اس لئے ہمیشہ مجھ سے ہی مدد مانگو۔ اس نکتے کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بخوبی سمجھتے تھے اور پرانے صحابہ جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زیر سایہ تربیت پائی وہ بھی سمجھتے تھے لیکن نئے آنے والوں کو علم نہیں تھا۔ تو بہرحال اس جنگ میں جیسا کہ مَیں نے کہا بعض کمزور ایمان والے بھی تھے اور کیونکہ فوراً فتح مکہ کے بعد ہی یہ جنگ لڑی گئی تھی اور اکثر کے ایمان ایسے پختہ ابھی نہیں ہوئے تھے نہ تربیت تھی اور کچھ ویسے بھی دل سے ایمان بھی نہیں لائے ہوئے تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کا جہاں تک سوال ہے اللہ سے مدد مانگتے ہوئے آپؐ کی دعا کا تو ہمیشہ یہ حال رہتا تھا جس کی حالت ہمیں جنگ بدر کے واقعہ میں نظر آتی ہے کہ کس طرح تڑپ تڑپ کر آپ اللہ سے نصرت مانگ رہے تھے۔ آخر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو یہ کہنا پڑا کہ آپ کو اتنی فکر کیوں ہے۔ اللہ کا آپ سے وعدہ ہے کہ وہ ہمیشہ آپ کی تائید و نصرت فرمائے گا۔ تو بہرحال جنگ حنین میں یہ مسلمانوں کے ایمان کی کمزوری تھی جس کا نتیجہ شروع میں مسلمانوں نے دیکھا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ایک روایت میں آتا ہے کہ آپؐ کا تو ہر جنگ میں دعا پر اور اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت پر اتنا یقین ہوتا تھا لیکن باوجود یقین ہونے کے کبھی دعا کا ساتھ نہیں چھوڑا۔ جب بھی کوئی جنگ ہونی ہوتی، مہم سر کرنی ہوتی آپؐ ہمیشہ دعا کیا کرتے تھے۔

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب جنگ کرتے تو یہ دعا کرتے کہ اے اللہ! تو ہی میرا سہارا ہے اور تو ہی میرا مددگار ہے اور تیری ہی دی ہوئی توفیق سے میں جنگ کر رہا ہوں۔ تو دعا تو آپؐ ہمیشہ کیا کرتے تھے۔ لیکن جیسا کہ میں نے کہا کہ اس میں کمزور ایمان والوں کی وجہ سے نقصان مسلمانوں کو اٹھانا پڑا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس کا ذکر فرمایا ہے۔ فرماتا ہے ﴿لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِيْ مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ وَّيَوْمَ حُنَيْنٍ اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْئًا وَّضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُّدْبِرِيْنَ﴾ (التوبہ:25) کہ یقیناً اللہ بہت سے میدانوں میں تمہاری مدد کر چکا ہے خاص طور پر حنین کے دن بھی جب تمہاری کثرت نے تمہیں تکبر میں مبتلا کر دیا تھا۔ پس وہ تمہارے کسی کام نہ آ سکی اور زمین کشادہ ہونے کے باوجود تم پر تنگ ہو گئی۔ پھر تم پیٹھ دکھاتے ہوئے بھاگ کھڑے ہوئے۔ یعنی تمہاری کثرت تعداد یا اس وجہ سے تکبر جو بعض نئے آنے والے مسلمانوں کے دل میں پیدا ہو گیا تھا یہ کسی کام نہ آ سکا کہ ہماری تعداد زیادہ ہے، ہم طاقتور ہیں، ہمارے پاس ہتھیار بہت زیادہ ہیں۔ اُس وقت پہلا حملہ جیتنے کے باوجود شکست کی صورت پیدا ہو گئی لیکن ہمیشہ کی طرح اللہ تعالیٰ کی نصرت ہی کام آئی اور وہ اس لئے کہ اللہ کا اپنے رسول اور سچے اور پکے مومنوں سے وعدہ ہے کہ مَیں تمہارا مددگار بنوں گا اور یہ بتا دیا کہ اصل فتح تمہاری پہلے بھی اور آئندہ بھی میری نصرت کی وجہ سے ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی وجہ سے ہے جس کو مَیں ہمیشہ قبول کرتا ہوں اور اس نصرت اور دعا کا نتیجہ ہے کہ اس جنگ میں بھی حالات بدلے اور پھر مسلمانوں نے آخر نتیجۃً فتح پائی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا وَعَذَّبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا۔ وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ﴾۔ (التوبہ:26) پھر اللہ نے اپنے رسول اور مومنوں پر اپنی سکینت نازل کی اور ایسے لشکر اتارے جنہیں تم دیکھ نہیں سکتے تھے۔ اور اس نے ان لوگوں کو عذاب دیا جنہوں نے کفر کیا تھا اور کافروں کی ایسی ہی جزا ہوا کرتی ہے۔

پس یہ جو فتح تھی یہ اللہ تعالیٰ کی نصرت کی وجہ سے تھی اور اللہ تعالیٰ فرشتوں کے ذریعے سے دلوں میں سکینت بھی پیدا کر رہا تھا اور مدد بھی فرما رہا تھا جو دشمنوں کو بھی نظر آ رہی تھی۔

حارث بن بدل نے بیان کیا کہ مَیں جنگ حنین میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے کے لئے آیا۔ آپؐ کے سارے صحابہ شکست کھا کر بھاگ کھڑے ہوئے تھے مگر حضرت عباس بن عبدالمطلب

اور

ابو سفیان بن حارث رضی اللہ عنہما نہیں بھاگے تھے۔ تو حضورؐ نے زمین سے ایک مٹھی لی اور ہمارے چہروں پر پھینک دی تو ہم شکست کھا گئے۔ پس یہی خیال کیا جا رہا تھا کہ ہر شجر اور حجر ہماری تلاش میں ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی مدد اور لشکروں کو مخالفین نے بھی دیکھا۔ ان کو بھی نظر آ رہا تھا کہ یہ مسلمانوں کی فوج نہیں لڑ رہی بلکہ کوئی اور لڑ رہا ہے۔ اس کے پیچھے اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت ہے جو فرشتوں کے ذریعے سے حملہ آور ہو رہی ہے۔ بلکہ وہ کہتے ہیں کہ ہمارے خیال میں یہ تھا کہ آج اس جگہ کی ہر مخلوق ہمارے خلاف ہے۔ مٹی کا ایک ذرہ بھی ہمارے خلاف ہے۔ درخت، پتے اور ہر چیز ہمارے خلاف چل رہی ہے اور جنگ لڑ رہی ہے۔ تو یہ تھے اللہ تعالیٰ کی مدد کے نظارے۔

اور چوتھا واقعہ جس کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک یہودیہ نے ہلاک کرنے کی خوفناک سازش کی تھی۔ وہ زہر دینا تھا جس کی کافی مقدار آپؐ کو دی تھی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے مدد فرمائی اور اس منصوبے کو ظاہر کر دیا۔

روایت میں ذکر آتا ہے کہ ایک یہودی سردار کی بہن نے آپ کو ایک بھنی ہوئی ران پیش کی اور اس پر اچھی طرح زہر لگا دیا۔ آپؐ صحابہؓ کے ساتھ بیٹھ کر اس کو کھانے لگے۔ کچھ صحابہؓ نے پہلے بھی کھانا شروع کر دیا۔ لیکن آپؐ نے جب منہ میں لقمہ ڈالا تو فوراً پتہ لگ گیا۔ آپؐ نے فوراً کہا کہ اس کو چھوڑ دو۔ اس یہودیہ کو بلایا گیا۔ تو اس نے تسلیم کیا اور پھر وہ کہنے لگی کہ آپ کو کس نے بتایا ہے؟ آپؐ نے گوشت کی طرف اشارہ کر کے فرمایا اس نے۔ پھر آپؐ نے اس سے پوچھا تمہارا اس سے مقصد کیا تھا۔ تم کیا چاہتی تھی؟ ہمیں کیوں ہلاک کرنا چاہتی تھی؟ تو کہتی ہے کہ میرا خیال تھا کہ اگر آپؐ اللہ کے نبی ہیں، رسول ہیں تو اس زہر سے آپؐ کو کوئی نقصان نہیں ہو گا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس زہر سے محفوظ رکھے گا۔ اور اگر نہیں تو ہماری جان چھوٹ جائے گی۔

تو بہرحال اس زہر کا اثر جو تھا وہ بشری تقاضے کے تحت ایک انسان پر جو ہونا چاہئے وہ آپؐ پر تھوڑا سا ہوا۔ آپؐ کے گلے پر اثر رہا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی مدد فرماتے ہوئے ایک تو پہلے آپؐ کو آگاہ کر دیا کہ یہ زہر ہے۔ پھر باقی جو اس کے خطرناک نتائج ہو سکتے تھے اس سے بھی محفوظ رکھا۔

پھر پانچواں واقعہ جس کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ذکر کیا ہے۔ یہ بھی بڑا عظیم واقعہ ہے کہ بادشاہِ وقت کے مقابل پر اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی کس طرح مدد فرمائی۔ اس کا ذکر یوں ملتا ہے کہ یہودیوں نے ایک دفعہ کسریٰ کے پاس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شکایت کی۔ سازشیں تو کرتے رہتے تھے کہ کسی طرح آپؐ کو نقصان پہنچائیں۔ اور کچھ نہیں تو یہ طریقہ آزمایا گیا کہ عرب میں ایک نبی پیدا ہوا ہے اور وہ طاقت پکڑ رہا ہے اور کسی وقت تمہارے خلاف بھی جنگ کرے گا۔ وہ بھی بہرحال کچھ ٹیڑھا سا انسان تھا۔ اس نے یمن کے گورنر کو حکم بھیجا کہ اس طرح مَیں نے سنا ہے کہ عرب میں ایک شخص ہے جس نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے، تم اسے فوراً پکڑ کر گرفتار کرو اور گرفتار کر کے میرے پاس بھجوا دو۔ چنانچہ گورنر نے دو آدمی بھیجے اور ساتھ یہ بھی کہا کہ تم کوئی سختی نہ کرنا۔ بادشاہ کو دھوکہ لگا ہے ورنہ عربوں میں کیا طاقت ہے کہ

وہ کسریٰ کے مقابل پر کھڑے ہوں۔ اس کو کیا پتہ تھا کہ ایک وقت ان میں وہ طاقت آنے والی ہے۔ لہٰذا جب یہ لوگ مدینہ پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپؐ نے فرمایا کہ کس طرح آئے ہو؟ انہوں نے بادشاہ کا پیغام دیا کہ آپ کے خلاف یہ شکایتیں بادشاہ کو پہنچی ہیں جس کی وجہ سے اس نے کہا ہے کہ آپؐ کو گرفتار کر کے اس کے سامنے پیش کیا جائے۔ لیکن ساتھ انہوں نے یہ بھی بتا دیا کہ یمن کے گورنر نے ہمیں کہا تھا کہ سختی نہیں کرنی۔ بہر حال حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھیک ہے دو تین دن انتظار کرو پھر جواب دوں گا۔ انہوں نے کہا ٹھیک ہے، انتظار کر لیتے ہیں لیکن یہ ہم بتا دیں کہ آپ کسی غلط فہمی میں نہ رہیں۔ ایسا نہ ہو کہ آپؐ جواب نہ دیں اور پھر بادشاہ غصے میں آ کر حملہ آور ہو جائے۔ اگر ایسا ہو گیا تو عرب کی خیر نہیں وہ پھر اس ملک کی اینٹ سے اینٹ بجا دے گا۔ بہت طاقتور بادشاہ ہے۔ آپؐ نے فرمایا کوئی بات نہیں دو دن انتظار کرو۔ پھر دوسرے دن آئے تو آپؐ نے ان کو پھر کہا کہ ٹھہرو۔ پھر وہ تیسرے دن آئے لیکن آپؐ یہی کہتے رہے کہ ابھی ٹھہرو۔ تو تیسرے دن انہوں نے کہا کہ اب تو ہماری معیاد ختم ہو گئی ہے۔ بادشاہ ہم سے بھی ناراض ہو جائے گا۔ آپ ہمارے ساتھ چلیں۔ تو آپؐ نے فرمایا: پھر میرا جواب سنو کہ آج رات میرے خدا نے تمہارے خدا کو مار ڈالا ہے۔ جاؤ یہاں سے چلے جاؤ اور اپنے گورنر کو بھی اطلاع کر دو۔

خیر وہ یمن آئے اور انہوں نے گورنر سے کہا کہ انہوں نے تو ہمیں یہ جواب دیا ہے۔ گورنر بہر حال سمجھ دار تھا۔ اس نے کہا کہ اگر اس نے ایران کے بادشاہ کو یہ جواب دیا ہے تو کوئی بات ہو گی اس لئے تم بھی انتظار کرو۔ چنانچہ وہ انتظار کرتے رہے اور دس بارہ دن گزرنے کے بعد جب جہاز وہاں آیا تو انہوں نے آدمی مقرر کیا ہوا تھا کہ دیکھو کوئی خبر آئے تو بتانا۔ تو انہوں نے بتایا کہ ایک جہاز تو آیا ہے، اس پر پہلے بادشاہ کا جھنڈا نہیں ہے اَور طرح کا جھنڈا ہے۔ تو گورنر نے کہا جلدی سے ان سفیروں کو لے کر آؤ جو بادشاہ نے بھجوائے ہیں، کوئی پیغام لائے ہوں گے۔ تو جب وہ سفیر گورنر کے پاس پہنچے تو انہوں نے کہا ہمیں بادشاہ نے ایک خط آپ کے نام دیا ہے۔ اس نے خط دیکھا اس پر مہر بھی دوسرے بادشاہ کی تھی۔ جب اس نے خط کھولا تو اس میں لکھا ہوا تھا کہ پہلے بادشاہ کی سختیوں کو دیکھ کر ہم نے سمجھا کہ ملک تباہ ہو رہا ہے اس لئے فلاں رات کو ہم نے اس کو قتل کر دیا تھا اور اب ہم اس کی جگہ پر بیٹھ گئے ہیں۔ یہ وہی رات تھی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا تھا کہ آج میرے خدا نے تمہارے خدا کو مار دیا ہے۔ اور اس نے یہ بھی لکھا کہ سب سے میری اطاعت کا عہد لو اور یہ بھی پیغام دیا کہ پہلے بادشاہ نے عرب کے ایک آدمی کو پکڑنے کے لئے جو حکم بھیجا تھا اس کو منسوخ کر دو۔

یہ چیز ایسی تھی جس کو دیکھ کر فوراً اس گورنر کے دل میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک تعلق پیدا ہوا اور اسلام کا دل میں ایک رعب پیدا ہوا اور کہا جاتا ہے کہ وہ مسلمان ہو گیا۔ تو اس طرح کے بے شمار واقعات ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمیشہ کس طرح مدد فرماتا رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے اس پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت تو فرمانی تھی اور ہمیشہ فرماتا رہا لیکن آپؐ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے اس کی مدد اور نصرت حاصل کرنے کی طرف متوجہ رہے اور ہر قدم پر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرمایا کرتے تھے کہ اے رب! میری مدد فرما اور میرے خلاف (دشمن کی) مدد نہ فرما اور مجھے کامیابی عطا فرما اور میرے مقابل پر دشمنوں کو کامیاب نہ کر۔ میرے لئے موافقانہ تدبیر کر اور میرے خلاف تدبیر نہ کر۔ اور میری راہنمائی فرما اور میرے لئے ہدایت مہیا فرما اور ہر وہ شخص جو میرے خلاف حد سے بڑھ جائے، اس پر مجھ کو کامیاب فرما۔ (جامع ترمذی۔ کتاب الدعوات۔ باب فی دعاء النبی ﷺ)

تو یہ دعا ہے جو آپؐ کرتے تھے اور یہ دعا بڑی جامع دعا ہے جو ہر ایک کو کرنی چاہئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: "اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ایک سورۃ بھیج کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا علوّ اور مرتبہ ظاہر کیا ہے۔ اور وہ سورۃ ہے ﴿اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ﴾ (سورۃ الفیل:2) یہ سورت اس حالت کی ہے کہ جب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم مصائب اور دکھ اٹھا رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ اس حالت میں آپؐ کو تسلی دیتا ہے کہ میں تیرا مؤید و ناصر ہوں۔ اس میں ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے کہ کیا تُو نے نہیں دیکھا کہ تیرے ربّ نے اصحاب الفیل کے ساتھ کیا کیا۔ یعنی ان کا مکر الٹا کر ان پر ہی مارا اور چھوٹے چھوٹے جانور ان کے مارنے کے لئے بھیج دیئے۔ ان جانوروں کے ہاتھوں میں کوئی بندوقیں نہ تھیں بلکہ مٹی تھی۔ سِجِّیل بھیگی ہوئی مٹی کو کہتے ہیں۔ اس سورہ شریفہ میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خانہ کعبہ قرار دیا ہے اور اصحاب الفیل کے واقعہ کو پیش کر کے آپ کی کامیابی اور تائید اور نصرت کی پیشگوئی کی ہے۔ یعنی آپ کی ساری کارروائی کو برباد کرنے کے لئے جو سامان کرتے ہیں اور تدابیر عمل میں لاتے ہیں ان کو تباہ کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ ان کی ہی تدبیروں اور کوششوں کو الٹا کر دیتا ہے، کسی بڑے سامان کی ضرورت نہیں ہوتی۔ جیسے ہاتھی والوں کو چڑیوں نے تباہ کر دیا ایسا ہی یہ پیشگوئی قیامت تک جائے گی۔ جب کبھی اصحاب الفیل پیدا ہو تب ہی اللہ تعالیٰ ان کے تباہ کرنے کے لئے ان کی کوششوں کو خاک میں ملا دینے کے سامان کر دیتا ہے"۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 110۔جدید ایڈیشن)

پس اب اللہ تعالیٰ نے اپنی اس تائید و نصرت کے لئے اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند اور عاشق صادق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا ہے اور اس کے ذریعہ سے اِنشاء اللہ تعالیٰ تائید و نصرت فرماتا رہے گا ہمارا ابھی یہ کام ہے کہ ہم ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے طلبگار ہوتے ہوئے اپنے ایمان کو مضبوط کرتے چلے جائیں اور جو وعدے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کئے ہیں اُن کو ہم کسی تکبّر یا عقل یا کسی اور وجہ سے ضائع کرنے والے نہ ہوں۔ ایسا نہ ہو کہ وہ ہماری زندگیوں میں نظر نہ آئیں بلکہ ہمارے دلوں میں کبھی اس کا شائبہ بھی پیدا نہ ہو۔ اور اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق ہیں اس حیثیت سے جو اللہ تعالیٰ نے نصرت کے وعدے فرمائے ہیں ان کو ہم اپنی زندگیوں میں پورا ہوتے بھی دیکھیں اور ہماری زندگیوں کا وہ حصہ بھی بنیں۔

❁❁❁

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ
احمدی احباب کیلئے خاص
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

شریف جیولرز ربوہ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ
00-92-476214750 فون ریلوے روڈ
00-92-476212515 فون اقصی روڈ ربوہ پاکستان

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز
اللہ الیس عبدہ بکاف
Mfrs & Suppliers of :
Gold and
Diamond Jewellery
Lucky Stones are Available here
Shivala Chowk Qadian (India)
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Ph. (S) 01872-221672 (R) 220260
(M) 98147-58900
E-mail: Kashmirsons@yahoo.co.in

Syed Bashir Ahmed
Proprietor
Aliaa Earth Movers

(Earth Moving Contractor)
Available :
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2378266 (R), (M) 9437078266, 9437276659, 9337271174, 9437378063

نظام وصیت اور ہماری ذمہ داریاں

صدیق اشرف علی موگرال، کیرلہ

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ نظام وصیت کو جاری فرما کر جماعت احمدیہ کو مضبوط بنیادوں پر قائم کیا ہے اور نظامِ وصیت میں احمدیت کی جان پنہاں ہے احمدیت کا مستقبل اور اس کی ترقی اس نظام سے وابستہ ہے یہ بابرکت نظام احمدیت کی کامیابی اور اسکے مفادات کا ضامن ہے۔

اللہ تعالیٰ نے نظام وصیت میں بنی نوع انسان کے اقتصادی نظام کا ایک ڈھانچہ تیار کر رکھا ہے اور غریبوں ۔مسکینوں اور مظلوموں کی مشکلات کو دور کرنے کا سامان بہم پہنچایا ہے۔

وصیت کرنا سنت انبیاء ہے

قرآن کریم اور تاریخ سے پتہ لگتا ہے کہ وصیت کرنا سنت انبیاء ہے مثال کے طور پر قرآن کریم میں آیا ہے وَوَصّٰى بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ ۔یعنی اور اس بات کی تاکیدی نصیحت ابراہیم نے اپنے بیٹوں کو کی اور یعقوب نے بھی (2:133)

حدیث سے بھی پتہ لگتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنی آخری عمر میں صحابہ کو وصیت فرمائی اور خصوصاً حجۃ الوداع کے موقع پر تمام مسلمانوں کے سامنے دین اسلام کا خلاصہ بیان فرمایا اور وصیت کے رنگ میں بعض ضروری باتوں کی طرف توجہ دلائی اور انہیں آگے پہنچانے کا حکم دیا۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اسلام کی بعثت ثانیہ کیلئے بھیجا تھا۔ تجدید دین اور کل ادیان عالم پر اسلام کے غلبہ کا عظیم الشان کام آپ کے سپرد تھا۔ جو ذمہ داریاں اللہ تعالیٰ نے آپ کے سپرد کی تھیں وہ عارضی نوعیت کی نہیں تھیں ۔ بلکہ براہین احمدیہ میں خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ درج تھا کہ" میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا۔ (بحوالہ الوصیت نمبر 8)

ان سب وجوہات کی بناء پر آپ نے یہ ضروری سمجھا کہ اپنی جماعت کو وصیت فرمائیں اور ان کیلئے ایک لائحہ عمل چھوڑ جائیں جس پر کاربند ہو کر جماعت اپنے مقصد کو حاصل کر سکے۔ اور ان کو ایسا مشعل راہ دے جائیں جو ہر دم ان کی رہنمائی کر سکے۔ چنانچہ آپ نے 1905ء میں ایک کتاب تحریر فرمائی۔ جس کا نام آپ نے الوصیت رکھا۔ یہ ایک ایسی عظیم کتاب ہے گویا آپ نے سمندر کو کوزے میں بند کر دیا ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رسالہ الوصیت کے شروع میں اس رسالہ کے لکھنے کی غرض بیان کرتے ہوئے فرمایا:۔

"چونکہ خدائے عزوجل نے متواتر وحی سے مجھے خبر دی ہے کہ میرا زمانہ وفات نزدیک ہے......اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ اپنے دوستوں اور ان تمام لوگوں کیلئے جو میرے کلام سے فائدہ اٹھانا چاہیں چند نصائح لکھوں" (الوصیت صفحہ 3)

آپ نے اس رسالہ میں اختصار سے مگر نہایت جامع رنگ میں وہ سب امور بیان کئے ہیں جن کا جاننا ایک احمدی کیلئے ضروری ہے۔ نظامِ وصیت کے نتیجہ میں جو اہم ذمہ داریاں ہم پر عائد ہوتی ہیں ان کا مختصر ذکر آگے بیان کیا گیا ہے۔

نظامِ خلافت اور نظام وصیت

احمدیہ جماعت میں ان دونوں نظاموں کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم کی آیت استخلاف میں عمل صالح بجا لانے والے مومنوں سے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ ان میں خلافت کو قائم کرے گا۔ اور خلافت کے ذریعہ ان کے دین کو تمکنت عطا کرے گا ان کے خوف کی حالت کو امن میں بدل دے گا۔ نیز رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ثم تکون الخلافۃ علی منہاج النبوۃ فرما کر یہ پیشگوئی کی تھی کہ مسیح موعود کے ذریعہ قائم شدہ خلافت دائمی خلافت ہوگی۔

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رسالہ الوصیت میں خلافت کے تعلق میں خدا تعالیٰ کی قدیم سنت، خلافت کی اہمیت وضرورت اور خلافت کے قیام کیلئے ہماری ذمہ داریاں ان سب امور پر نہایت مبسوط رنگ میں روشنی ڈالی ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

"اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اس کی تخم ریزی انہیں کے ہاتھ سے کر دیتا ہے لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں ان کو (یعنی نبی کو ناقل) وفات دیکر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن اور تشنیع کا موقعہ دیتا ہے اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں۔ غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے۔ (۱) اوّل خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے (۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بد قسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے"۔

خلافت کے ساتھ وفاداری اور صبر کی تلقین کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں۔

"پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے وقت میں ہوا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بیوقت موت سمجھی گئی......تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوئے تھام لیا...... ایسا ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں ہوا......

ایسا ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ معاملہ ہوا۔ (الوصیت صفحہ 7-6)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کو تسلی دی کہ اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کے موافق ان میں بھی خلافت کو قائم کرے گا آپ فرماتے ہیں۔

"سوائے عزیزو جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے...... تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اُس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا"۔

ہماری ذمہ داریاں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خلافت احمدیہ کو دائمی اور قیامت تک جاری قرار دیتے ہوئے احباب جماعت کو ان کی ذمہ داریوں کا احساس دلایا ہے۔ اور ان کو ہر قربانی کیلئے تیار کیا ہے اور دعا کرتے ہوئے اس آسمانی نعمت کی حفاظت کی تلقین کی ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

"خدا فرماتا ہے کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا۔ سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے...... اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کے مظہر ہوں گے۔

سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو اور چاہئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ملک میں اکٹھے ہو کر دعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھادے کہ تمہارا خدا ایسا قادر ہے"۔ (رسالہ الوصیت صفحہ 8)

خلافت کے ذریعہ غلبہ اسلام کی پیشگوئی اور آپ کی ذریت میں سے خلفاء کی آمد کی بشارت

چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"اور چاہئے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے ۔یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کیلئے میں دنیا میں بھیجا گیا"۔

آپ علیہ السلام اسی عبارت کے حاشیہ میں تحریر فرماتے ہیں۔

"خدا تعالیٰ نے مجھے خبر دی ہے کہ میں تیری جماعت کیلئے تیری ہی ذریت سے ایک شخص کو قائم کروں گا اور اُس کو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کروں گا اور اُس کے ذریعہ حق ترقی کرے گا۔ اور بہت سے لوگ سچائی کو قبول کریں گے سو ان دنوں کے منتظر رہو۔ اور تمہیں یاد رہے کہ ہر ایک کی شناخت اس کے وقت میں ہوتی ہے اور قبل از وقت ممکن ہے کہ وہ معمولی انسان دکھائی دے" (رسالہ الوصیت صفحہ ۸)

نظام وصیت اور تقویٰ والی زندگی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"اور چاہئے کہ تم بھی ہمدردی اور اپنے نفسوں کے پاک کرنے سے روح القدس سے حصہ لو کیونکہ بجز روح القدس کے حقیقی تقویٰ حاصل نہیں ہو سکتی...... وہ درد جس سے خدا راضی ہو اُس لذت سے بہتر ہے جس سے خدا ناراض ہو جائے اور وہ شکست جس سے خدا راضی ہو اُس فتح سے بہتر ہے جو موجب غضب الٰہی ہو۔ اُس محبت کو چھوڑ دو جو خدا کے غضب کے قریب کرے۔ اگر تم صاف دل ہو کر اس کی طرف آجاؤ تو ہر ایک راہ میں وہ تمہاری مدد کرے گا اور کوئی دشمن تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا" (رسالہ الوصیت صفحہ 9)

نظامِ وصیت اور خلفاء احمدیت

نظام وصیت کا تعلق چونکہ احمدیت کی بقاء اور اس کے مستقبل اور اُس کے مالی نظام سے اور اس کے تمام بنیادی امور سے ہے اس لئے خلفاء احمدیت کا اس طرف خصوصی توجہ دینا ایک فطری امر ہے چنانچہ خدا تعالیٰ نے مختلف مواقع پر رؤیا اور الہام کے ذریعہ خلفاء کرام کو اس طرف خاص توجہ دینے کی تحریک فرمائی نیز خلفا کرام نے اپنے ذاتی نمونے سے اس نظام کی اہمیت کو اُجاگر کیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ جن کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ خاص تعلق تھا ان کے بارے میں خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

چہ خوش بودے اگر ہر یک ز امت نور دیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پُر از نورِ یقیں بودے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نظام وصیت کا اعلان تو سال 1905ء میں فرمایا تھا لیکن حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ رسالہ الوصیت میں بیان کردہ شرائط پر پہلے سے کار بند تھے اور آپ نے ہر چیز آپ کے قدموں پر پہلے سے نچھاور کر دی ہوئی تھی دین کو دنیا پر مقدم کرنے میں آپ اول نمونہ تھے۔ دین کی خاطر مالی قربانی کرنے میں آپ نہ صرف پیش پیش تھے بلکہ اپنا سب کچھ قربان کرنے کیلئے تیار بیٹھے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خود فرماتے ہیں۔

"بے شک مولوی صاحب (خلیفہ اوّل) اس خدمت کو بہم پہنچانے کیلئے تمام جائیداد سے دست بردار ہو جانا اور ایوب نبی کی طرح یہ کہنا" میں اکیلا آیا اور اکیلا جاؤں گا" قبول کریں گے لیکن یہ فریضہ تمام قوم میں مشترک ہے۔"

(فتح اسلام صفحہ 60 بحوالہ مرقاۃ الیقین نمبر 32_2002)

خود حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مخاطب ہو کر فرماتے ہیں۔

"میرا جو کچھ ہے میرا نہیں آپ کا ہے۔ حضرت پیرو مرشد! میں کمال راستی سے عرض کرتا ہوں کہ میرا سارا مال و دولت اگر دینی اشاعت میں خرچ ہو جائے تو میں مراد کو پہنچ گیا"۔

(مرقات الیقین صفحہ 31 اشاعت 2002)

تاریخ میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی وصیت کے تعلق سے ذکر ملتا ہے" مقبرہ بہشتی کی وصایا کے تحت آپؓ نے اپنی زرعی زمین جو بھیرہ میں تھی اپنی زندگی میں ہی صدر انجمن احمدیہ کو ہبہ کر دی تھی"

(مرقات الیقین فی حیات نور الدین)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی زندگی میں "انجمن کارپرداز مصالح قبرستان" کی تشکیل کی اور حضرت مولانا حکیم نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ کو اس کا پریذیڈنٹ مقرر فرمایا۔ اور 29 جنوری 1906ء کو اس کا پہلا اجلاس منعقد ہوا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ جو حسن و احسان میں مسیح موعودؑ کے نظیر تھے اور مصلح موعود کے اہم مقام پر فائز تھے۔ نظام وصیت کے سلسلہ میں آپ نے بہت اہم کام سرانجام دیا۔ نظام وصیت کی اہمیت کو جماعت کے سامنے رکھا اور اس کے تمام پہلوؤں پر سیر حاصل روشنی ڈالی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

"میں اب بتاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس زمانہ کے مامور نائب رسول اللہ نے کس طرح اسلامی تعلیم کے عین مطابق دنیا کیلئے ایک نئے نظام کی بنیاد رکھ دی۔ یہ بولشزم سوشلزم اور نیشنلسٹ سوشلزم کی تحریکیں سب جنگ کے بعد کی پیدائش ہیں۔ ہٹلر جنگ کے بعد کی پیدائش ہے سولینی جنگ کے بعد کی پیدائش ہے اور سٹالن جنگ کے بعد کی پیدائش ہے۔ غرض یہ ساری تحریکیں جو دنیا میں ایک نیا نظام قائم کرنے کی دعویدار ہیں 1919ء اور 1921ء کے گرد چکر لگا رہی ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ کے مامور نے نئے نظام کی بنیاد 1905ء میں رکھ دی تھی اور الوصیت کے ذریعہ رکھی تھی"۔ (نظام نو)

آپ فرماتے ہیں۔

"وصیت حاوی ہے اس تمام نظام پر جو اسلام نے قائم کیا ہے بعض لوگ غلطی سے یہ خیال کرتے ہیں کہ وصیت کا مال صرف لفظی اشاعت اسلام کیلئے ہے مگر یہ بات درست نہیں وصیت لفظی اشاعت اور عملی اشاعت دونوں کیلئے ہے۔ جس طرح اس میں تبلیغ شامل ہے اسی طرح اس میں اُس نئے نظام کی تکمیل بھی شامل ہے۔ جس کے ماتحت ہر فرد بشر کی باعزت روٹی کا سامان مہیا کیا جائے گا۔ جب وصیت کا نظام مکمل ہوگا تو صرف تبلیغ ہی اس سے نہ ہوگی بلکہ اسلام کے منشاء کے ماتحت ہر فرد بشر کی ضرورت کو اس سے پورا کیا جائے گا اور دکھ درد اور تنگی کو دنیا سے انشاء اللہ مٹا دیا جائے گا۔ یتیم بھیک نہ مانگے گا۔ بیوہ لوگوں کے آگے ہاتھ نہ پھیلائے گی۔ بے سامان پریشان نہ پھرے گا کیونکہ وصیت بچوں کی ماں ہوگی۔ جوانوں کی باپ ہوگی۔ عورتوں کا سہاگ ہوگی۔ اور جبر کے بغیر محبت اور دلی خوشی کے ساتھ بھائی بھائی کی اس کے ذریعہ مدد کرے گا۔ اور اس کا دینا بے بدلہ نہ ہوگا بلکہ ہر دینے والا خدا تعالیٰ سے بہتر بدلہ پائے گا۔ نہ امیر گھاٹے میں رہے گا نہ غریب نہ قوم قوم سے لڑے گی بلکہ اس کا احسان سب دنیا پر وسیع ہوگا پس اے دوستو دنیا کا نیا نظام نہ مسٹر چرچل بنا سکتے ہیں نہ مسٹر روز ویلٹ بنا سکتے ہیں یہ اٹلانٹک چارٹر کے دعوے سب ڈھکوسلے ہیں۔ اس میں کئی نقائص ہیں کئی عیوب اور کئی خامیاں ہیں نئے نظام وہی لاتے ہیں جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث کئے جاتے ہیں۔ جن کے دلوں میں نہ امیر کی دشمنی ہو نہ غریب کی، جو نہ مشرقی ہوتے ہیں نہ مغربی۔ وہ خدا تعالیٰ کے پیغامبر ہوتے ہیں اور وہی تعلیم پیش کرتے ہیں جو امن قائم کرنے کا حقیقی ذریعہ ہوتی ہے۔ پس آج وہی تعلیم امن قائم کرے گی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ آئی ہے۔ اور جس کی بنیاد الوصیت کے ذریعہ 1905ء میں رکھ دی گئی ہے۔"

(نظام نو صفحہ ۱۱۰ تقریر جلسہ سالانہ 27 دسمبر 1942)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رسالہ الوصیت میں فرمایا تھا " ہر ایک امر جو مصالح اشاعت اسلام میں داخل ہے جس کی اب تفصیل کرنا قبل از وقت ہے وہ تمام امور ان اموال سے انجام پذیر ہوں گے"۔ (الوصیت صفحہ ۲۲)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ اس بات کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ "اس کا صاف مطلب یہ تھا کہ ایسے امور بھی ہیں جن کو ابھی بیان نہیں کیا جاسکتا اور یہ کہ وہ زمانہ آنے والا ہے جب دنیا چلا چلا کر کہے گی کہ ہمیں ایک نئے نظام کی ضرورت ہے۔ تب چاروں طرف سے آوازیں اٹھنی شروع ہو جائیں گی کہ آؤ ہم تمہارے سامنے ایک نیا نظام پیش کرتے ہیں روس کہے گا آؤ میں تم کو ایک نیا نظام دیتا ہوں انگلستان کہے گا آؤ میں تم کو نیا نظام دیتا ہوں۔ اور اٹلی کہے گا آؤ میں تم کو ایک نیا نظام دیتا ہوں۔ امریکہ کہے گا آؤ میں تم کو نیا نظام دیتا ہوں اس وقت میرا قائمقام قادیان سے کہے گا کہ نیا نظام الوصیت میں موجود ہے اگر دنیا فلاح و بہبود کے راستہ پر چلنا چاہتی ہے تو اُس کا ایک ہی طریق ہے اور وہ یہ کہ الوصیت کے پیش کردہ نظام کو دنیا میں جاری کیا جائے۔" (نظام نو صفحہ ۱۱۰)

تعلیم القرآن سکیم اور وقف عارضی کی سکیم کا تعلق الوصیت سے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے دل میں خدا تعالیٰ نے یہ خاص تحریک فرمائی کہ موصیان کے ذریعہ تعلیم القرآن کا اہتمام کیا جائے اور تمام عالم میں قرآنی نور کو پھیلایا جائے چنانچہ آپؒ اپنے ایک خطبہ میں ایک کشف کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"ایک دن جب میری آنکھ کھلی تو میں بہت دعاؤں میں مصروف تھا اُس وقت عالم بیداری میں میں نے دیکھا جس طرح بجلی چمکتی ہے اور زمین کو ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک روشن کر دیتی ہے اسی طرح ایک نور ظاہر ہوا اور اُس نے زمین کو ایک کنارے سے لیکر دوسرے کنارے تک ڈھانپ لیا پھر میں نے دیکھا اُس نور کا ایک حصہ جیسے جمع ہو رہا ہے پھر اس نے الفاظ کا جامہ پہنا اور ایک پرشوکت آواز فضا میں گونجی جو اُس نور سے بنی ہوئی تھی اور وہ یہ تھی۔

بُشریٰ لکم
(یعنی تمہارے لئے خوشخبری ہے)

یہ ایک بڑی بشارت تھی لیکن اس کا ظاہر کرنا ضروری نہ تھا ہاں دل میں ایک خلش تھی اور خواہش تھی کہ جس نور کو میں نے زمین کو ڈھانپتے ہوئے دیکھا ہے جس نے ایک سرے سے دوسرے سرے تک زمین کو منور کر دیا ہے اس کی تعبیر بھی اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے مجھے سمجھائے۔ چنانچہ وہ ہمارا خدا جو بڑا ہی فضل کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے اُس نے خود اس کی تعبیر اس طرح سمجھائی کہ گذشتہ پیر کے دن میں ظہر کی نماز پڑھا رہا تھا اور تیسری رکعت کے قیام میں تھا تو مجھے ایسا معلوم ہوا کہ کسی غیبی طاقت نے مجھے اپنے تصرف میں لے لیا ہے۔ اور اُس وقت مجھے یہ تفہیم ہوئی کہ جو نور میں نے اُس دن دیکھا تھا وہ قرآن کا نور ہے جو تعلیم القرآن کی سکیم اور عارضی وقف کی سکیم کے تحت دنیا میں پھیلایا جا رہا ہے"۔

آپ پھر فرماتے ہیں۔

"پھر میں اس طرف بھی متوجہ ہوا کہ عارضی وقف کی تحریک جو قرآن کریم سیکھنے سکھانے کے متعلق جاری کی گئی ہے اس کا تعلق نظام وصیت کے ساتھ بڑا گہرا ہے۔ چنانچہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رسالہ الوصیت کو مزید غور سے پڑھا تو مجھے معلوم ہوا کہ واقع میں اس تحریک کا موصی صاحبان کے ساتھ بڑا گہرا تعلق ہے"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۵ اگست 1966ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی ایک خاص نصیحت اور ہماری ذمہ داریاں

آپ فرماتے ہیں۔

"اللہ تعالیٰ جب بھی کوئی تحریک جماعت احمدیہ کے کسی خلیفہ کے دل میں ڈالتا ہے تو اس کے متعلق آپ کو پوری طرح مطمئن ہونا چاہئے کہ ضرور کوئی الٰہی اشارے ایسے ہیں جو مستقبل کی خوش آئند باتوں کا پتہ دے رہے ہیں اور وہ تحریک جو بظاہر معمولی سی آواز سے اٹھتی نظر آتی ہے ایک عظیم الشان عمارت میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ جس تحریک میں آپ اس لئے حصہ لیں گے کہ اللہ تعالیٰ کے قائم کردہ مسیح موعود کے خلیفہ کی تحریک ہے۔ اس میں عظیم

الشان برکتیں پڑیں گی۔ جو آپ کے تصور سے بھی بالا ہوں گی"۔

نظامِ وصیت پر سو سال پورا ہونے پر حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے خاص تحریک

وصیت کے نظام کو سو سال پورا ہونے میں صرف ایک سال کا عرصہ باقی تھا۔ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک خصوصی خطبہ کے ذریعہ جماعت کو نظامِ وصیت کو طرف متوجہ فرمایا۔ اور ان کے اندر ایک نئی بیداری پیدا کی۔ اور نظامِ وصیت کو پھر سے تازگی عطا فرمائی۔

چنانچہ آپ نے یکم اگست 2004ء کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کے حوالہ سے جماعت کو نصیحت فرمائی اور انکو سمجھایا کہ انسان کی زندگی مختصر ہے اور فانی ہے اور اس ورلی زندگی کا اصل مقصد عبادت الٰہی ہے اور اس کیلئے تقویٰ کی اعلیٰ اخلاق کی اور خدمت خلق کی ضرورت ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

" اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا کرنے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے حقوق بھی ادا ہوں۔ تو فرمایا مؤمن کو ہمیشہ دو باتوں کو اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔ ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت اور دوسرے اس کی مخلوق سے ہمدردی۔ اگر یہ دو باتیں پیدا ہوگئیں تو سمجھو کہ تم نے اپنے مقصد حیات کو پالیا اور اس لحاظ سے تم اپنے اچھے انجام کی طرف قدم اٹھانے والوں میں شمار کئے جاؤ گے...... کوشش کرنی چاہئے کہ خاتمہ بالخیر ہو جاوے"

(خطبہ جمعہ یکم اگست 2004ء)

ان مقاصد کے حصول کیلئے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تین ذرائع بیان فرمائے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں" اول مجاہدہ اور تدبیر دوم دعا سوم صحبت صادقین۔ تو اللہ کے فضل حاصل کرنے کیلئے اس کے آگے جھکو اور دُعا کرو۔

(بحوالہ خطبہ جمعہ یکم اگست 2004ء)

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس خطبہ میں جماعت کو عمدہ اخلاق اپنانے کی اور تقویٰ اختیار کرنے کی نصیحت فرمائی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ نصیحت یاد دلائی " تقویٰ ایک ایسا درخت ہے جس کو دل میں لگانا چاہئے...... تب تم خدا میں ظاہر ہو جاؤ گے اور خدا تمہارے ساتھ ہوگا اور وہ گھر بابرکت ہوگا جس میں تم رہتے ہوگے اور ان دیواروں پر خدا کی رحمت نازل ہوگی جو تمہارے گھر کی دیواریں ہیں۔ اور وہ شہر بابرکت ہوگا جہاں ایسا آدمی رہتا ہوگا اگر تمہاری زندگی اور تمہاری موت تمہاری ہر حرکت اور تمہاری نرمی اور گرمی خدا کیلئے ہو جائے گی" (خطبہ جمعہ یکم اگست 2004)

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے اس خطبہ کے آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ 1905ء میں جاری فرمودہ نظامِ وصیت کے بارے میں فرماتے ہیں۔ " لیکن جس رفتار سے جماعت کے افراد کو اس نظام میں شامل ہونا چاہئے تھا نہیں ہو رہے جس سے مجھے فکر بھی پیدا ہوئی ہے اور میں نے سوچا ہے کہ آپ کے سامنے اعداد و شمار بھی رکھوں آپ بھی پریشان ہو جائیں گے۔ وہ اعداد شمار یہ ہیں کہ آج ننانوے سال پورے ہونے کے بعد بھی تقریباً 1905ء سے لیکر آج تک صرف اڑتیس ہزار کے قریب احمدیوں نے وصیت کی ہے"۔

جماعت کیلئے ایک نیا ٹارگٹ

حضرت امیر المؤمنین نے احباب جماعت کے سامنے نظامِ وصیت میں شامل ہونے کیلئے دو ٹارگٹ مقرر فرمائے۔ آپ ہی کے الفاظ میں وہ درج ذیل ہیں۔

" اگلے سال انشاء اللہ وصیت کو قائم ہوئے سو سال ہو جائیں گے میری خواہش ہے اور میں تحریک کرنا چاہتا ہوں کہ آسمانی نظام میں اپنی زندگیوں کو پاک کرنے کیلئے اپنی نسلوں کی زندگیوں کو پاک کرنے کیلئے شامل ہوں۔ آگے آئیں اس ایک سال میں کم از کم پندرہ ہزار نئی وصایا ہو جائیں تا کہ کم از کم پچاس ہزار وصایا تو ایسی ہوں کہ جو ہم کہہ سکیں کہ سو سال میں ہوئیں تو ایسے مومن نکلیں کہ کہا جا سکے کہ انہوں نے خدا کے مسیح کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے قربانیوں کے اعلیٰ معیار قائم کئے۔

آپ پھر فرماتے ہیں:۔

2008ء میں خلافت کو بھی سو سال پورے ہو جائیں گے...... لیکن میری خواہش ہے کہ 2008ء میں جو خلافت کو قائم ہوئے انشاء اللہ تعالیٰ سو سال ہو جائیں گے تو دنیا کے ہر ملک میں ہر جماعت میں جو کمانے والے افراد ہیں جو چندہ دہندہ ہیں اُن میں سے کم از کم پچاس فیصد تو ایسے ہوں جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اس عظیم الشان نظام میں شامل ہو چکے ہوں ...... اور یہ بھی جماعت کی طرف سے اللہ تعالیٰ کے حضور ایک حقیر سا نذرانہ ہوگا جو جماعت خلافت کے سو سال پورے ہونے پر شکرانے کے طور پر اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کر رہی ہوگی"

(خطبہ جمعہ یکم اگست 2004ء بمقام اسلام آباد لندن)

(باقی)

تفصیل نماز جنازہ حاضر و غائب

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے درج ذیل تفصیل سے مرحومین کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اللہ تعالیٰ تمام مرحومین کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے انہیں جنت الفردوس میں بلند مقامات عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے اور خود ان کا نگہبان ہو۔ آمین۔

بتاریخ 28 جون 2006
قبل نماز ظہر بمقام مسجد فضل لندن

نماز جنازہ حاضر::

مکرم مبارک احمد صاحب 25 جون 2006ء کو 51 سال کی عمر میں وٹفورڈ، یوکے میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم یوکے جماعت کے ایک بہت پرانے اور مخلص ممبر تھے۔ آپ نے مختلف جماعتی عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ چار بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب:

۱...... مکرم عزیز اللہ خان صاحب خادم مسجد شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاؤالدین کچھ عرصہ علیل رہنے کے بعد 27 دسمبر 2005ء کو لاہور میں وفات پاگئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم سرحد کے علاقہ ٹوپی کے رہنے والے تھے اور پٹھان قوم سے تحقیق کر کے نوجوانی کی عمر میں احمدی ہوئے تھے۔ ان کی اہلیہ محترمہ چار سال قبل وفات پاگئیں تھیں۔ مرحوم بڑے مہمان نواز اور صاحب رؤیا و کشوف تھے۔ خود تو پڑھے لکھے نہیں تھے اسلئے کسی کو معاوضہ دیکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے دو دور کئے۔ قرآن کریم اور احادیث کا خاصا علم تھا۔ بڑے نڈر داعی الی اللہ تھے اور آپ نے بیسیوں لوگوں کو احمدی بنانے کی سعادت پائی۔ وفات سے چند روز قبل بھی آپ کے ذریعہ بیعتیں ہوئیں۔ آپ کی یادگار ایک ہی بیٹی ہیں جو شادی شدہ ہیں۔

۲...... مکرمہ عزیزہ نازیہ پروین صاحبہ ۸ مارچ کو چندا سنگھ والا ضلع قصور میں وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ کا تعلق نئے احمدی خاندان سے تھا۔ انہوں نے مارچ ۲۰۰۴ء میں بیعت کی تھی۔ جماعت کے ساتھ از حد اخلاص اور محبت کا تعلق رکھتی تھیں اور خلافت سے آپ کو بے پناہ عشق تھا۔ چھوٹے بچوں کو قرآن کریم ناظرہ پڑھایا کرتی تھیں۔ تدفین کے بعد مخالفت کی وجہ سے ان کی قبر دوبارہ کھودی گئی جو جماعت احمدیہ قصور کی تاریخ میں قبر کشائی کا پہلا واقعہ ہے۔

۳...... مکرمہ حمیدہ ثریا صاحبہ اہلیہ مکرم ملک عزیز احمد صاحب نائب امیر ضلع چکوال ۲۱ جون کو اسلام آباد (پاکستان) میں ہارٹ اٹیک سے وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ملک علی حیدر صاحب آف دوالمیال کی بیٹی تھیں۔ آپ قادیان میں پیدا ہوئیں۔ خلافت کی سچی عاشق اور نہایت نیک خاتون تھیں۔ پسماندگان میں آپ نے اپنے میاں کے علاوہ ۳ بیٹیاں اور ۴ بیٹے چھوڑے ہیں۔

۴...... مکرم ملک محمد جمیل صاحب آف بورے والا گزشتہ دنوں وفات پاگئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم موصی تھے اور بابا بڈھا صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے تھے۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم حفیظ احمد ملک صاحب جماعت فرانس میں افسر جلسہ سالانہ کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ مرحوم نہایت مخلص اور باوفا انسان تھے۔

بتاریخ 6 جولائی 2006
قبل نماز ظہر بمقام مسجد فضل لندن

نماز جنازہ حاضر::

ا۔ مکرم مظفر احمد صاحب ابن مکرم بشارت احمد صاحب آف رحمان کالونی ربوہ گذشتہ دنوں لندن میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ جلسہ سالانہ یوکے میں شمولیت کی خاطر لندن تشریف لائے تھے۔ دورانِ سفر بس میں دل کا حملہ ہوا اور چند لمحوں میں ہی اپنے مولا کے حضور حاضر ہو گئے۔ آپ نے بیوہ کے علاوہ چار بچے یادگار چھوڑے ہیں۔

۲...... مکرمہ امۃ الرحیم چوہدری صاحبہ اہلیہ چوہدری چراغ دین صاحب مرحوم ۲ جولائی کو طویل بیماری کے بعد ۸۵ سال کی عمر میں لندن میں وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ حضرت میاں نظام دین صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیٹی تھیں۔ خلافت کی سچی عاشق اور نیک خاتون تھیں۔ مرحومہ نے تین بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب:

ا...... مکرمہ امۃ الرؤوف صاحبہ اہلیہ مکرم لیاقت علی صاحب مرحوم بچے کی پیدائش پر جانبر نہ ہوسکیں اور 41 سال کی عمر میں یکم اپریل 2006ء کو پاکستان میں وفات پاگئیں اناللہ وانا الیہ راجعون مرحومہ مکرم محمد سلیم صاحب کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کی بھابھی تھیں۔ آپ نے اپنے پیچھے سات بچے یادگار چھوڑے ہیں۔

۲...... مکرم لیاقت علی صاحب اپنی اہلیہ مکرمہ امۃ الرؤوف صاحبہ کی وفات کے تقریباً دو ماہ بعد 20 جون 2006 کو موٹر سائیکل کے حادثہ میں فیصل آباد میں وفات پاگئے اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم مکرم محمد سلیم ظفر صاحب کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کے چھوٹے بھائی تھے۔ جماعتی خدمات کا شوق رکھتے تھے کچھ عرصہ قائد خدام الاحمدیہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق بھی پائی۔ مرحوم نے اپنے پیچھے سات بچے یادگار چھوڑے ہیں۔

کیرلہ میں سالانہ زونل اجتماعات

کرونا گپلی زون: اس حلقہ کا سالانہ اجتماع مورخہ 14 مئی بروز اتوار مسجد احمدیہ کرونا گاپلی میں تین نشستوں میں ہوا۔ پہلی نشست کی صدارت محترم بی عبدالجلیل صاحب زونل امیر کی ہوئی، مختصر صدارتی تقریر کے بعد خاکسار نے اجتماع کا افتتاح کرتے ہوئے اجتماعات کی غرض وغایت پر روشنی ڈالی اس کے بعد مکرم مولوی مبشر احمد صاحب مبلغ ماترا کے علاوہ جماعت ہائے احمدیہ آدی ناڈو، کوئلون، کوٹارا کارا، پتنا پورم، ماترا، نلامیل، ٹریوانڈرم کے صدر صاحبان نے مختصر تعارفی تقریریں کیں اس کے بعد مکرم مولوی ایم ناصر احمد صاحب مبلغ سلسلہ ایرناکلم نے گھریلو زندگی اسلامی نظریہ کے عنوان سے تقریر کی۔ جو بہت مفید اور مبسوط تھی۔ نماز اور تناول طعام کے لئے ڈیڑھ گھنٹہ کا وقفہ دیا گیا۔

ٹھیک ۲ بجے زیر صدارت مکرم جناب ایم شریف احمد صاحب ناظم انصار اللہ علاقہ ٹریوانڈرم دوسری نشست کا آغاز ہوا۔ مکرم مولوی شفیق احمد صاحب اور مکرم مولوی محمد نجیب خان صاحب نے علی الترتیب اولاد کی تربیت پر والدین کی ذمہ داریاں اور الوصیت کے عنوان پر پر از معلومات تقریریں کیں۔

اس کے بعد ڈاکٹروں سے پوچھو کے عنوان سے ایک دلچسپ پروگرام ہوا مختلف بیماریوں اور ان کے علاج کے بارے میں کئے گئے سوالات کا محترم ڈاکٹر شریف احمد صاحب اور مکرم ڈاکٹر منصور احمد صاحب نے جوابات دیئے۔ بعدہ خاکسار کی زیر صدارت اختتامی نشست ہوئی اس میں صرف خاکسار کی تقریر مختلف تربیتی پہلوؤں پر ہوئی آخر میں مکرم شمس الدین صاحب نائب امیر کرونا گپلی نے شکریہ ادا کیا۔ اس اجتماع کی ہر نشست تلاوت قرآن مجید اور نظم کے ساتھ شروع ہوئی بفضلہٖ تعالیٰ یہ اجتماع نہایت کامیابی سے اختتام پذیر ہوا۔

کینانور زون: اس زون کا سالانہ تربیتی اجتماع زیر صدارت محترم کنجی احمد صاحب زونل امیر مورخہ 21 مئی بروز اتوار مسجد احمدیہ میں منعقد ہوا۔ اس اجتماع میں اس زون کی ۹ جماعتوں میں سے کثیر تعداد میں احباب ومستورات نے شرکت کی۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد محترم صدر صاحب نے اجتماع کی غرض و غایت بیان کی۔ اس کے بعد خاکسار نے اپنی افتتاحی تقریر میں تربیت اولاد اور والدین کی ذمہ داریوں پر خلفاء کرام کی تقریروں کے حوالہ سے روشنی ڈالی۔ اس کے بعد مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب مبلغ سلسلہ کینانور ٹاؤن اور مکرم کے عبدالعزیز صاحب زعیم انصار اللہ کینانور ٹاؤن نے تربیتی امور پر تقریر کی۔ اڑھائی بجے اختتامی نشست محترم زونل امیر صاحب کی زیر صدارت ہوئی تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولوی شفیق احمد صاحب مبلغ کینانور سٹی مکرم مولوی ٹی ایم محمد صاحب مبلغ پینگاڑی مکرم مولوی محمد شریف صاحب مبلغ کڑلائی اور مکرم پروفیسر محمود احمد صاحب (پینگاڑی) نے خلافت کی برکات وصیت وغیرہ عنوانوں پر تقریریں کیں اس کے بعد مختلف تبلیغی اُمور پر سوال و جواب کا بہت دلچسپ پروگرام مکرم ٹی شمس الدین صاحب کی زیر نگرانی ہوا۔ دُعا کے بعد یہ نہایت کامیاب اجتماع بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔

کالیکٹ زون: اس زون کا سالانہ اجتماع مورخہ 28 مئی جماعت احمدیہ کالیکٹ کی عظیم الشان مسجد بیت القدوس میں صبح 10 تا شام 5:30 بجے دو نشستوں میں منعقد ہوا۔ اس زون کے تحت ۵ جماعتیں ہیں۔

تلاوت و نظم کے بعد محترم زونل امیر اے پی کنجا مو صاحب کی مختصر صدارتی تقریر ہوئی۔ اس میں آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی مختلف تحریکات کا ذکر فرما کر ان کی تعمیل کی تلقین کی۔

خاکسار نے اختتامی تقریر میں اجتماعات کی غرض وغایت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات کی روشنی میں بتائی۔ اس کے بعد جماعت ہائے کوڑیتھور۔ کمبلہ کاؤ۔ امبلہ ویل اور وڈاگرہ کے صدر صاحبان نے مختصر طور پر تعارفی تقریر کی۔ مکرم مولوی غلام احمد اسماعیل صاحب اور مکرم مولوی ظفر احمد صاحب اور مکرم مولوی جمشاد احمد صاحب نے علی الترتیب نظام وصیت۔ گھریلو زندگی اور نماز کی اہمیت کے عنوانوں پر نہایت اچھے پیرائے میں تقریر کی۔ نماز اور تناول طعام کے بعد دوسری نشست کا آغاز محترم امیر صاحب ہی کی زیر صدارت ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم اے محمد سلیم صاحب مکرم عبداللہ ماسٹر صاحب مکرم عیسیٰ کویا صاحب اور خاکسار نے خلافت اسلامیہ اور خلافت احمدیہ اور اس کی برکات اور ہماری ذمہ داریوں پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ مکرم ایم اے محمد صاحب نائب امیر کالیکٹ کے ادائیگی شکریہ اور خاکسار کی اجتماعی دعا کے بعد یہ مبارک اجتماع اختتام پذیر ہوا۔

شمالی کیرلہ میں واقفین نو کے اجتماعات

مورخہ 22-23 کو ملاپورم اور پالگھاٹ ضلعوں کے واقفین نو بچوں اور بچیوں کا دو روزہ اجتماع کرولائی مسجد میں منعقد ہوا۔ اس میں مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب وقف نو انچارج مہمانِ خصوصی تھے آپ کے علاوہ اس اجتماع کو مکرم محمد علی صاحب زونل امیر ملاپورم۔ مکرم پروفیسر عبدالکریم صاحب زونل امیر پالگھاٹ۔ مکرم ڈاکٹر صلاح الدین صاحب وقف نو سیکرٹری کیرلہ (شمالی) اور خاکسار صدر کیریر پلاننگ کمیٹی نے مخاطب کر کے مختلف تربیتی اُمور پر روشنی ڈالی اس کے بعد دونوں ضلعوں سے آئے ہوئے واقفین و واقفات نو کو پانچ حصوں میں منقسم کر کے ہر ایک کا الگ الگ انٹرویو لیا گیا۔ یہ انٹرویو دونوں روز شام کے ۵ بجے تک جاری رہا۔ سب کیلئے قیام و طعام کا عمدہ انتظام تھا۔

ساؤتھ کیرلہ کا وقف نو کا ایک روزہ اجتماع

مورخہ یکم مئی 2006ء جنوبی کیرلہ کے وقف نو کا ایک روزہ اجتماع مکرم احمد کبیر صاحب زونل امیر کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب طاہر نے افتتاحی تقریر کی اس کے بعد ۴ بجے تک بچوں اور بچیوں کا انٹرویو لیا گیا۔ اسکے بعد شام کو چار بجے مکرم پروفیسر عبدالجلیل صاحب کی زیر صدارت منعقدہ اختتامی اجلاس میں خاکسار نے وقف نو بچوں اور انکے والدین کی ذمہ داریوں پر تقریر کی گیارہ بجے تا ایک بجے بچوں اور بچیوں کے مختلف مقابلہ جات ہوئے اور سب کو انعامات دیئے گئے۔ دونوں اجتماعات میں شریک تمام بچوں کو ٹوپی اور بچیوں کو دوپٹہ بطور انعام دیئے گئے۔ دونوں دن قیام وطعام کا عمدہ انتظام تھا۔ کرولائی اور ایرناکلم میں منعقدہ اجتماعات اور انٹرویو سے بچوں کی بہت حوصلہ افزائی ہوئی۔ خدا کے فضل سے یہ اجتماعات بہت کامیاب ہوئے۔ الحمد للہ علی ذالک۔ (محمد عمر مبلغ انچارج کیرلہ وچیئرمین کیریر پلاننگ کمیٹی وقف نو کیرلہ)

محترم این عبدالرحیم صاحب وفات پاگئے

افسوس جماعت احمدیہ کیرلہ کے ایک دیرینہ خادم متعدد کتب کے مصنف ومترجم بہترین مقرر اور مضمون نگار مشہور جرنلسٹ جناب این عبدالرحیم صاحب کچھ عرصہ فریش رہنے کے بعد 78 سال کی عمر میں مورخہ 24 جون صبح 8 بجے کینانور میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جماعت احمدیہ کیرلہ کی طرف سے پچھلے 78 سال سے جاری ستیہ دوتن ماہنامہ کے آپ 40 سال تک ایڈیٹر رہے۔ آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے روحانی خزائن سے کیرلہ کے عوام اور احمدی احباب کو متعارف کرانے کا بڑا شوق تھا خدا تعالیٰ نے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب مسیح ہندوستان میں۔ فتح اسلام، لیکچر سیالکوٹ۔ ایک غلطی کا ازالہ وغیرہ کا مالایالم میں ترجمہ کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت وسوانح دو ضخیم جلدوں میں آپ نے تصنیف فرمائی۔ نیز حضرت مصلح موعودؓ کی کتب احمدیت یعنی حقیقی اسلام۔ اسلام میں اختلافات کا آغاز، سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اسلام کا اقتصادی نظام وغیرہ کتب کے علاوہ سلسلہ کے کئی بزرگ علماء کرام کی کتب کا ترجمہ کیا اس طرح آپ نے مجموعی طور پر 31 کتب کا ترجمہ کیا۔ علاوہ ازیں آپ نے مختلف عنوانوں پر 20 عدد کتب شائع کیں۔ جو بہتوں کی ہدایت کا موجب بنیں۔ اس سے اندازہ ہو جاتا ہے کہ آپ کی ساری زندگی خدمت سلسلہ میں ہی مصروف رہی۔ آپ بہت اچھے مقرر بھی تھے۔ آپ کو ایک عرصہ تک جماعت احمدیہ کینانور کے صدر کی حیثیت سے نمایاں خدمات بجالانے کی توفیق حاصل ہوئی۔

آپ کو کیرلہ کی Journalism میں بھی نمایاں مقام حاصل تھا۔ آپ کیرلہ کے کثیر الاشاعت اخبار ماتروبھومی کے کینانور بیورو کے چیف تھے۔ نیز کینانور پریس کلب اور "Working Journalist Union" کے سیکرٹری اور صدر کے عہدہ پر فائز تھے۔ آپ A.I.R کے کنانور کے نمائندہ تھے۔

آپ کی وفات کے دوسرے ہی دن کیرلہ کے کم وبیش تمام اخباروں نے آپ کی تصویر کے ساتھ نمایاں رنگ میں خبر اور سوانح شائع کئے۔ یہ بات خاص کر قابل ذکر ہے کہ آپ کی وفات پر کیرلہ کے وزیر اعلیٰ مرکزی وزیر ای احمد صاحب CPM کے صوبائی سیکرٹری، کانگریس پریزیڈنٹ، پریس کلب، سیکرٹری جنتادل ضلعی صدر وغیرہ نے تعزیتی پیغامات بھیجے۔ میت کی دیدار اور جنازہ میں شرکت کیلئے کیرلہ کے طول وعرض سے سینکڑوں احباب و مستورات آئے ہوئے تھے۔ مرحوم اپنے پیچھے سوگوار بیوہ کے علاوہ دو لڑکوں اور چھ لڑکیوں کو چھوڑ گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو صبر جمیل عطا فرمائے اور خدا تعالیٰ حافظ و ناصر ہو۔ مرحوم مکرم مولوی جلال الدین صاحب نیر ناظر بیت المال آمد قادیان کے خالہ زاد بھائی تھے۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین۔ (محمد عمر مبلغ انچارج کیرلہ)

مرافعہ بورڈ کی منظوری

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت قادیان میں مرافعہ بورڈ کی منظوری فرمادی ہے الحمد للہ۔ ممبران کے اسماء اس طرح ہیں۔

۱۔ مکرم سید سرور شاہ صاحب صدر
۲۔ سید عبدالباقی صاحب۔
۳۔ مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد
۴۔ مکرم سید تنویر احمد صاحب
۵۔ مکرم منیر احمد صاحب خادم
۶۔ مکرم شعیب احمد صاحب
۷۔ مکرم شیراز احمد صاحب

جملہ جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی اطلاع کیلئے تحریر ہے کہ اگر آئندہ کوئی شخص مقامی قاضی کے فیصلہ کے خلاف اپیل کرنا چاہتا ہو۔ تو وہ ناظم قضاء قادیان کے توسط سے مرافعہ بورڈ قضاء قادیان میں اپیل کرسکتا ہے۔

(مرزا وسیم احمد، ناظر اعلیٰ قادیان)

تفصیل نماز جنازہ حاضر و غائب

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے درج ذیل تفصیل سے مرحومین کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اللہ تعالیٰ تمام مرحومین کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے انہیں جنت الفردوس میں بلند مقامات عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے اور خود ان کا نگہبان ہو۔ آمین۔

15 جنوری بعد نماز ظہر و عصر گلشن احمد قادیان

نماز جنازہ حاضر:۔ مکرمہ نسیم اختر صاحبہ اہلیہ مکرم بشیر احمد صاحب مہار درویش ہائی بلڈ پریشر کی وجہ سے بہت سخت بیمار ہوئیں اور ۱۲ روز قومہ میں رہیں مورخہ ۱۴ جنوری رات سوا دس بجے قادیان میں وفات پائی انا للہ وانا الیہ راجعون آپکی عمر ۷۵ سال تھی موصوفہ موصیہ تھیں صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گذار نیک خاتون تھیں۔

نماز جنازہ غائب:۔ مکرمہ زینب بی بی ہارگے صاحبہ آف ماریشس عمر ۷۶ سال ۱۴ جنوری کی رات ۱۱:۲۰ بجے وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون مرحومہ کو دل کی تکلیف تھی۔ پورانے احمدیوں میں سے تھیں گو موصیہ نہیں تھیں لیکن پابند صوم وصلوٰۃ اور نیک خاتون تھیں۔

۱۹ رجنوری ۲۰۰۶ قبل نماز ظہر و عصر بمقام بیت الفضل لندن

نماز جنازہ حاضر:۔ ۱۔ مکرم رشید احمد صاحب چھیدو (ریجنل امیر ساؤتھ ویسٹ ریجن)

مکرم رشید احمد صاحب ۱۵ رجنوری ۲۰۰۶ء کو صبح ہارٹ اٹیک سے وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نے پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے کرنے کے بعد احمدیہ سیکنڈری سکول بو سیرالیون میں بطور ٹیچر خدمت کی توفیق پائی۔ ۱۹۶۰ء میں برطانیہ آ کر محکمہ تعلیم میں ملازم ہوئے اور یوکے جماعت میں مختلف شعبوں میں خدمت سلسلہ کا موقعہ ملتا رہا وفات سے قبل آپ ساؤتھ ویسٹ ریجن کے امیر اور زعیم اعلیٰ کے طور پر خدمات بجالا رہے تھے۔ آپ کا اپنے علاقہ میں اچھا اثر ورسوخ تھا کارن وال میں احمدیہ مسجد کی تعمیر کی کوشش کر رہے تھے اور کونسل سے اس کی منظوری بھی لے چکے تھے۔ مرحوم نے بیوہ کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

۲۔ مکرم عبد السلام صاحب جمونی ۱۶ رجنوری ۲۰۰۶ء کو کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد بقضائے الٰہی وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم انتہائی مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ آپ کے دادا مکرم مستری فیض احمد صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے آپ مکرم ماسٹر محمد ابراہیم جمونی صاحب (سابق ہیڈ ماسٹر) کے برادر نسبتی اور مکرم نبیل احمد ارشد صاحب ابن مکرم عبد الباقی ارشد صاحب کے سسر تھے۔

نماز جنازہ غائب:۔ ۱۔ مکرم چوہدری رشید احمد صاحب (پریس سیکرٹری) ۲۹ ردسمبر ۲۰۰۵ کو حرکت قلب بند ہو جانے سے وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم کو طویل عرصہ تک جماعت کی خدمت کرنے کا موقعہ ملا۔ ابتداء میں لاہور میں خدمت سلسلہ کی توفیق پائی۔ ۱۹۶۷ء میں پاکستان سے برطانیہ آنے پر محکمہ تعلیم سے منسلک رہے اور یہاں مختلف جماعتی عہدوں پر کام کرنے کے علاوہ چلڈرن بک کمیٹی کے چیئرمین، سیکرٹری ساؤتھ فیلڈز ٹرسٹ، ممبر قضاء بورڈ اور الفضل انٹرنیشنل کے پہلے ایڈیٹر اور چیئرمین کی حیثیت سے خدمت بجالاتے رہے۔ خلافت رابعہ کے دور سے لے کر وفات تک آپ نے سیکرٹری پریس اینڈ پبلیکیشن کے طور پر انتھک خدمت کی توفیق پائی آپ کے بے شمار مضامین مختلف اخبارات اور رسائل میں چھپتے رہے اور بچوں کے لئے آپ نے بہت سی کتب بھی تصنیف فرمائیں۔ مرحوم نے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ ۴ بیٹیاں اور ۲ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

2۔ مکرمہ شریفہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم سید احمد علی صاحب، ناروے) 6 اکتوبر 2005 کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ حضرت عبد الرحیم صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیٹی تھیں۔ آپ بہت سی خوبیوں کی مالک تھیں۔ ہمیشہ محبت اور پیار سے پیش آتیں۔ ساری عمر احسان کا پہلو نمایاں رہا۔ دعا گو، غریبوں کی ہمدرد اور خلافت سے بے انتہا محبت رکھنے والی بزرگ خاتون تھیں۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ بھی آپ کا ایک دلی لگاؤ تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ ایک بیٹی اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

2 فروری قبل نماز ظہر و عصر بیت الفضل لندن

نماز جنازہ حاضر:۔ ۱۔ مکرم لطیف احمد صاحب کھوکھر ابن مکرم غلام حیدر کھوکھر صاحب 30 جنوری 2006 کو کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد 70 سال کی عمر میں وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نیک طبع، ملنسار اور نہایت مخلص انسان تھے۔ مرحوم مکرم تنویر احمد صاحب کھوکھر کے والد تھے جو کہ لمبے عرصہ سے ریویو آف ریلیجنز کی تدوین اور پرنٹنگ کا کام کرنے کے علاوہ ایم ٹی اے میں کام کر رہے ہیں۔ مرحوم نے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ ۳ بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

۲۔ مکرم علی حسن صاحب یکم فروری 2006ء کو یوکے میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم حضرت نظام الدین صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے داماد تھے۔ ایک لمبا عرصہ لاہور گلبرگ میں گزارا اور گذشتہ آٹھ نو ماہ سے اپنے بیٹے کے پاس یہاں مورڈن میں رہائش پذیر تھے۔ آپ ایک نیک اور مخلص باوفا انسان تھے۔

نماز جنازہ غائب:۔ ۱...... مکرمہ نوید سحر سونیا صاحبہ بنت مکرم محمد ریاض نوید صاحب 22 دسمبر 2005 کو ہمبرگ جرمنی میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ نمازوں کی پابند، دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی نیک خاتون تھیں۔ آپ نے اپنے پسماندگان میں ایک بیٹا یادگار چھوڑا ہے۔

۲...... مکرمہ بدر مسعود صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری مسعود احمد صاحب 5 نومبر 2005 کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحومہ اللہ کے فضل سے موصیہ تھیں اور انتہائی صابر و شاکر اور خدا تعالیٰ کی رضا پر راضی رہنے والی خاتون تھیں۔

۳...... مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب ابن مکرم چوہدری محمد اسماعیل صاحب 19 اکتوبر 2005ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم محترمہ ام متین صاحبہ کے رضائی بھائی ہیں۔ بچپن خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے گھر گزرا۔ حضرت اماں جان کے زیر تربیت رہے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند اور خوش اخلاق طبیعت کے مالک تھے۔ خلافت سے آپ کو بے پناہ محبت تھی۔ ضلع چکوال کے امیر ضلع بھی رہے۔ مرحوم مکرم مولانا بشیر احمد صاحب اختر مبلغ سلسلہ کے خسر اور مکرم منیر احمد صاحب امیر ابوظہبی کے والد تھے۔

۴...... مکرمہ نذیر بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم میاں بشیر احمد صاحب مرحوم 12 جنوری 2006 کو 91 سال کی عمر میں کوئٹہ میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، دعا گو اور بہت سی خوبیوں کی مالک تھیں۔ آپ کا جنازہ کوئٹہ سے ربوہ لایا گیا اور جنازہ ادا کرنے کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔

۵...... مکرم میجر ولید اسلم منہاس صاحب 31 مئی 2005 کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم ایک نہایت ہی نیک اور مخلص خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کا گھر ہمیشہ نماز کا سنٹر رہا 80ء کی دہائی میں بھی جماعت کی شدید مخالفت کے دنوں میں انہوں نے اپنے گھر نماز سنٹر قائم رکھا۔

۶...... مکرم چوہدری محمود احمد صاحب باجوہ 21 نومبر 2005ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم محلہ میں بطور سیکرٹری وقف جدید لمبا عرصہ خدمت کرتے رہے۔ اسی طرح کافی عرصہ بطور نمائندہ الفضل بھی خدمت انجام دیتے رہے۔ مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔

☆...... مورخہ 14 فروری 2006 قبل از نماز ظہر

نماز جنازہ حاضر:۔ مکرم سید شیر محمد شاہ صاحب 10 فروری 2006ء کو 69 سال کی عمر میں لندن میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم سرگودھا میں اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ 1974ء میں آپ کے عزیزوں نے مخالفین کے ساتھ مل کر آپ کا گھر جلا دیا تو آپ کراچی جا کر آباد ہو گئے اور اورنگی میں احمدیہ مسجد کے امام اور معلم کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ کچھ عرصہ نصرت جہاں اکیڈمی کے ٹیچر بھی رہے۔ 1992 میں یوکے جلسہ پر آئے تو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی اجازت سے یہیں سیٹل ہو گئے آپ ملنسار دعا گو اور نہایت مخلص انسان تھے۔ پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب:۔ ۱...... مکرم انیس احمد خان صاحب آف مالیر کوٹلہ یکم فروری 2006 کو اپنی بیٹی کے پاس لاہور میں وفات پا گئے۔ مرحوم حضرت محمد خان صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پڑنواسے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی دادی حضرت سیدہ بوزینب بیگم صاحبہ آپ کے والد کی پھوپھی زاد بہن تھیں۔ آپ کی ہمشیرہ قیصرہ بیگم صاحبہ حضور انور کے ماموں محترم صاحبزادہ مرزا اظہر احمد صاحب کی اہلیہ ہیں۔ مرحوم خلافت کے شیدائی تھے۔ غیر معمولی وفا اور پیار کا تعلق خلافت کیلئے ان کے ہر عمل سے نظر آتا تھا۔ خلیفہ وقت سے بہت ہی پیار کا تعلق انہوں نے رکھا۔ آپ نے پسماندگان میں ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

۲...... مکرم حکیم بدر الدین صاحب عامل درویش قادیان ۵ فروری ۲۰۰۶ کو امرتسر ہسپتال میں وفات پا گئے مرحوم نے لوکل انجمن کے جنرل سیکرٹری کے علاوہ بعض دیگر جماعتی عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ آپ نہایت نیک، خلیق، دعا گو اور متقی انسان تھے۔ جلسہ کے دنوں میں باوجود صحت کی کمزوری اور بھاری جسم ہونے کے حضور کے دیدار کے لئے حاضر ہوئے۔ قادیان قیام کے دوران حضور انور ان کے گھر بھی تشریف لے گئے تھے۔

۳...... مکرم شیخ عبد السلام صاحب (ابن مکرم عبد القدوس صاحب) 23 نومبر 2005ء کو ربوہ میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ مرحوم کو دار الرحمت غربی میں زعیم مجلس خدام الاحمدیہ اور سیکرٹری وقف جدید کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ آپ فرقان فورس میں بھی رہے۔ اس کے علاوہ محلہ میں مختلف کمیٹیوں میں بطور ممبر خدمت کی توفیق پائی آپ نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔

۴...... مکرمہ فاطمہ جلیل صاحبہ اہلیہ مکرم عبد الجلیل صاحب سیکرٹری تربیت بنگلہ دیش ۸ جنوری ۲۰۰۶ء کو بنگلہ دیش میں وفات پا گئیں اور برہمن بڑیہ میں تدفین عمل میں آئی۔ مرحومہ مکرم احمد طارق مبشر صاحب (آف بنگلہ ڈیسک) کی ساس تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ چار بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

۵...... مکرمہ امینہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم ۳ دسمبر ۲۰۰۵ء کو ۸۷ سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں اور بروک وڈ کے قبرستان کے قطعہ موصیان میں دفن ہوئیں۔

☆......☆......☆

آئیوری کوسٹ میں دابو Dabou شہر کے تجارتی میلہ میں

احمدیہ بک سٹال

دابو Dabou شہر آبی جان دارالحکومت سے 50 کلومیٹر کے فاصلے پر ایک کم آبادی والا شہر ہے۔ عیسائیوں کی اکثریت والے اس شہر میں ہر سال کے آخر پر ایک تجارتی میلہ کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ امسال یہ میلہ ٹاؤن کمیٹی کی طرف سے 15 دسمبر 2005ء سے 3 جنوری 2006ء تک منعقد ہوا۔ اس میلہ میں شرکت کیلئے دوسرے شہروں بلکہ قریبی ہمسایہ ممالک غانا، نائجیریا اور بورکینافاسو سے تاجر حضرات تشریف لاتے ہیں۔ اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے جماعت احمدیہ دابو نے بھی ایک بک سٹال کا اہتمام کیا۔ خدا کے فضل سے احمدیہ بکسٹال خاص طور پر لوگوں کی توجہ کا مرکز بنا رہا۔ کیونکہ اس میلہ میں یہ واحد اسلامی کتب ولٹریچر کا سٹینڈ تھا۔ اس سٹینڈ پر کلمہ طیبہ اور جماعت کی طرف سے نمائش کے بینرز آویزاں تھے۔ (رپورٹ: وسیم احمد ظفر ریجنل مشنری دابو آئیوری کوسٹ)

کتب ولٹریچر:: اس سٹال پر جولا اور فرنچ زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم کے علاوہ ان زبانوں اور عربی زبان میں مختلف جماعتی لٹریچر نمائش کیلئے رکھا گیا تھا۔ حضرت مسیح موعودؑ اور خلفاء کرام کی تصاویر والا اسلامی کیلنڈر 2006 بھی لوگوں کی توجہ کا مرکز بنا رہا۔ اس سٹال پر جو کتب سب سے زیادہ لوگوں کی توجہ کا مرکز بنیں وہ اسلامی نماز اور حضرت مسیح موعودؑ کی معرکۃ الآراء کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی کا فرنچ ترجمہ رہا۔ اور سٹال پر سب سے زیادہ فروخت ہونے والی یہی دو کتب تھیں۔ اس سٹال پر صبح آٹھ بجے سے لیکر شام چھ بجے تک تلاوت قرآن کریم تبلیغی اور تربیتی کیسٹس فرنچ اور جولا زبان میں مسلسل چلتی رہیں جس سے لوگوں کی توجہ احمدیہ بک سٹال کی طرف ہو جاتی۔

احمدیہ بک سٹال پر وزٹ کرنے والے احباب جن میں مسلمان اور عیسائی احباب شامل تھے ان کو جماعت احمدیہ کے تعارف کے ساتھ ساتھ کتب کا تفصیلی تعارف بھی کروایا جاتا اور جماعت احمدیہ کے متعلق مختلف سوالات اور اعتراضات کے خدا کے فضل سے تسلی بخش جواب دیئے گئے۔ اس موقعہ پر صداقت حضرت مسیح موعودؑ، وفات مسیح ناصریؑ اور ختم نبوت پر مختلف سوالات کے جوابات دیئے گئے جس سے اس سٹال کے ذریعے بہت سارے لوگوں تک جماعت احمدیہ کا مؤقف پیش کرنے کی توفیق ملی۔ الحمدللہ علی ذالک۔ دوران سٹال جہاد، اسلام اور دہشت گردی، جماعت احمدیہ کا تعارف، آمد مسیح موعودؑ اور جماعت احمدیہ کی ترقی پر مبنی فرنچ اور عربی میں مفت لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ خاص طور پر آخری دن اس کثرت سے لٹریچر تقسیم کیا گیا کہ اس تجارتی میلہ میں وزٹ کرنے والے اکثر احباب کے پاس جماعتی لٹریچر تھا۔ اس تجارتی میلہ کے دوران قریبی دو نسبتی چھوٹے قصبوں میں بھی دو دن کے لئے کتب کی نمائش کی گئی، اس طرح نہ صرف دابو میں بلکہ اردگرد کے دیہات میں بھی جماعتی کتب ولٹریچر کا تعارف ہوا۔ الحمدللہ۔ دوران سٹال 1500 سے 2000 افراد نے سٹال کا وزٹ کیا۔ خدا کے فضل سے بہت سارے نئے روابط حاصل ہوئے اور دابو جیسے چھوٹے شہر میں اور اردگرد کے دیہات میں احمدیت کا تعارف بھرپور طریقہ سے ہوا۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔ دوران سٹال خدا کے فضل سے تین لاکھ سے زائد فرانک سیفا کی کتب وکیسٹس فروخت ہوئیں اور کثیر تعداد میں مفت لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ اس بک سٹال کے دوران خاکسار کے ساتھ مکرم ساجد منور صاحب مبلغ سلسلہ نے جو اپنے سینٹر سباں پیدرو سے خاص طور پر تشریف لائے تھے اسی طرح لوکل مشنری مکرم بالو احمد صاحب نے بھی بھرپور تعاون کیا۔ (وسیم احمد ظفر ریجنل مشنری دابو آئیوری کوسٹ)

تحریک جدید کے قیام کی غرض

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ نے ہماری جماعت کو محض اس لئے قائم کیا ہے کہ وہ اخلاقِ حسنہ دُنیا میں قائم کرے جو آج معدوم نظر آتے ہیں یہی غرض میری تحریک جدید کے قیام سے تھی۔ چنانچہ تحریک جدید کے جو اصول مقرر کئے گئے تھے ان میں جہاں یہ امر مدنظر رکھا گیا تھا کہ جماعت اپنے حالات کو بدلنے کی کوشش کرے وہاں اس امر کو بھی مدنظر رکھا گیا تھا کہ ان اصولوں پر عمل کرنے کے نتیجہ میں جماعت کو اپنی ذمہ داری کی ادائیگی کے زیادہ سے زیادہ سامان میسر آسکیں اسی طرح تحریک جدید کے اُصول میں اس امر کو مدنظر رکھا گیا تھا کہ امراء وغرباء میں جو خلیج حائل ہے اور جس کی بناء پر امراء میں کبر اور خود پسندی اور بڑائی اور احسان جتانے کا مادہ پایا جاتا ہے اس کو دور کیا جائے ان تمام مطالبات کا مقصد جماعت کے اندر اخلاق حسنہ قائم کرنا تھا" (بحوالہ مطالبات صفحہ 173)

(وکیل اعلیٰ تحریک جدید قادیان)

M.T.A کے ناظرین کیلئے خوشخبری

احباب کو یہ جان کو خوشی ہوگی کہ M.T.A انٹرنیشنل چینل اب انٹرنیٹ کے ذریعہ بھی براہ راست دیکھا جاسکتا ہے۔ M.T.A انٹرنیٹ کی ویب سائٹ درج ذیل ہے۔ www.mta.tv جن احباب کے پاس انٹرنیٹ ہے وہ ایم ٹی اے سے بھرپور استفادہ کرسکتے ہیں۔ (ناظر نشر واشاعت قادیان)

جماعت احمدیہ زمبابوے کے جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد

اللہ تعالیٰ کے فضل ورحم کے ساتھ مورخہ 15 اپریل 2006ء کو جماعت احمدیہ زمبابوے نے اپنا دوسرا جلسہ سالانہ منعقد کیا۔ جلسہ سے ایک ماہ قبل عاجز نے ایک لوکل افریقن احمدی دوست کو افسر جلسہ سالانہ منتخب کیا اور مختلف شعبہ جات کی ٹیمیں بنا کر ان سب کو کام سمجھائے۔ تمام مقررین کو ایک ماہ قبل ہی تقاریر کے عناوین دے دیئے گئے۔ جن کو تقریر کیلئے رہنمائی کی ضرورت تھی ان کی رہنمائی کی اور بعض کو تقاریر لکھ کر بھی دیں۔

اسی طرح شعبہ وقار عمل کے تحت پانچ وقار عمل کئے گئے اور جلسہ کیلئے مکمل تیاری کی گئی۔ بینرز تیار کئے گئے اسی طرح کھانا پکانے کا انتظام تین خاندانوں کے سپرد کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب کام باحسن انجام پذیر ہوئے۔ چونکہ ابھی یہاں جماعت چھوٹی اور وسائل محدود ہیں اس لئے ابھی جلسہ ایک دن کا ہی مقرر ہے۔

اس جلسہ میں زمبابوے سمیت دو ممالک کی شمولیت ہوئی دوسرا ملک بوتسوانا ہے جو جماعت زمبابوے کے تحت ہی ہے۔ یہاں سے چار افراد کا ایک وفد چھ کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے یہاں پہنچا اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ سب تقاریر انگریزی میں ہوئیں۔ ان کا ترجمہ لوکل زبان Shoma میں ساتھ ساتھ ہوتا رہا۔ شام پانچ بجے جلسہ سالانہ کا اختتام ہوا۔ آخر پر عاجز نے دُعا کروائی۔ اس جلسہ میں کل حاضری 133 رہی۔ اس میں دس غیر از جماعت عیسائی اور مسلمان شامل ہوئے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر سال اس جلسہ کو وسیع سے وسیع تر کرتا چلا جائے۔ آمین۔ (رپورٹ خواجہ مظفر احمد مبلغ سلسلہ زمبابوے)

درخواست دعا

☆......میری بھابھی حامدہ سجاد صاحبہ بہو مکرم سید محی الدین احمد صاحب وکیل مرحوم مغفور آف رانچی جھارکھنڈ مع اہل وعیال لندن یو کے میں رہائش پذیر ہیں۔ انکی اور انکی اولاد اور انکے داماد عارف ناصر احمد صاحب اور شکیل احمد صاحب و جملہ عزیز واقارب اور لواحقین کی صحت وسلامتی، دینی، دنیوی ترقیات اور مرحومین کی مغفرت وبلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔ (اعانت 200 روپے)

(محمد حبیب اللہ ریٹائرڈ ٹیچر بسری لوہرڈاگا جھارکھنڈ)

☆......مکرم سید مبارک احمد شاہ صاحب آف جرمنی پچھلے دنوں گھر سے نکلتے وقت گر گئے اور چوٹ آنے کے ساتھ ہارٹ اٹیک بھی ہوا پھر ہسپتال میں انکے دل کا بائی پاس کا اپریشن ہوا کچھ دن ہسپتال میں رہ کے اب اپنے گھر آگئے ہیں لیکن کمزوری بہت ہے اور ریڑھ کی ہڈی میں بھی تکلیف ہے۔ انکی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد یوسف انور قادیان)

☆......مکرم بی احمد صاحب پینگاڈی سابق سیکرٹری مال جماعت احمدیہ پینگاڈی، مکرم عبدالغفور صاحب پینگاڈی حال مقیم ارناکولم کیرلہ، مکرم اے کیو مسلم صاحب منارگھاٹ کیرلہ ہر سہ بزرگان مختلف عوارض سے بیمار ہیں انکی تندرستی درازی عمر نیک مقاصد میں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد عنایت اللہ نائب ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

اعلان نکاح

خاکسار کے بھتیجے عزیزم محمد مظہر اللہ ولد مکرم غلام محمد صاحب آف کاماریڈی کا نکاح ہمراہ عزیزہ افشاں اکبری بنت مکرم محمد ناصر صاحب آف ظہیر آباد آندھرا پردیش مورخہ ۱۱۔۶۔۰۶ء کو بعد نماز عصر مکرم مولانا حکیم محمد دین صاحب نے مسجد مبارک قادیان میں پڑھا دعا کریں اللہ تعالیٰ ہر دو خاندان کے لئے یہ رشتہ بابرکت کرے۔

(محمد سعادت اللہ خادم سلسلہ احمدیہ شاہجہانپور۔ یوپی)

حیاتِ شمسؓ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی تھی کہ بزرگوں کے حالات زندگی جمع کر کے چھپوانے چاہئیں تا کہ نئی نسل کو ان کی قربانیوں کا پتہ چل سکے اور ان کی نیکیوں اور خوبیوں کو اپنایا جا سکے۔ حضور نے خاکسار کو بالخصوص حضرت ابا جان مولانا جلال الدین صاحب شمس رضی اللہ عنہ کے حالات زندگی جمع کر کے چھپوانے کا ارشاد فرمایا تھا۔ اس ارشاد اور ہدایت کے مدنظر ہم کوشش کر رہے ہیں کہ حضرت ابا جان کی سیرت اور حالات زندگی پر مشتمل کتاب جلد مرتب ہو کر شائع کر دی جائے۔ اس سلسلہ میں مکرم طاہر مرزا صاحب ہماری مدد فرما رہے ہیں، ہم سب بھائیوں اور بہنوں کی درخواست ہے کہ اگر کسی کو حضرت ابا جانؓ کے متعلق کوئی واقعہ پتہ ہو یا آپ کی سیرت کا کوئی پہلو پتہ ہو تو براہ کرم جلد از جلد لکھ کر طاہر مرزا صاحب کو جامعہ احمدیہ ربوہ کے پتہ پر بھجوا کر ممنون فرماویں۔ نیز اگر ممکن ہو تو خاکسار کو بھی اطلاع دیکر ممنون فرماویں کہ آپ نے یہ تحریر مکرم طاہر مرزا صاحب کو بھجوادی ہے۔ حضرت ابا جانؓ ایک لمبے عرصہ تک ربوہ مسجد مبارک میں خطبات جمعہ اور خطبات عید حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے زیر ارشاد فرماتے رہے ہیں نیز لمبا عرصہ ناظر تالیف وتصنیف مینیجنگ ڈائریکٹر الشرکۃ الاسلامیہ اور ناظر اصلاح وارشاد رہے ہیں۔ (منیر الدین شمس ایڈیشنل وکیل التصنیف لندن)

muniruddinshams@hotmail.com, ahmadmirzatahir@gmail.com

اخبار بدر کی قلمی ومالی اعانت کر کے عند اللہ ماجور ہوں (مینیجر)

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت 15999 :: میں شفیق ولد ایم محی الدین کنجو صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ فی الحال کچھ نہیں عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن کرولائی ڈاکخانہ کرولائی ضلع ملاپورم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 05-4-26 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ٹی کے محمود   العبد شفیق   گواہ ٹی کے محمود معلم سلسلہ

وصیت 16000 :: میں ایم محمد کنجو ولد ایم مصطفیٰ کنجو قوم احمدی مسلمان پیشہ کھیتی باڑی عمر ۵۷ سال تاریخ بیعت ۱۹۶۵ء ساکن پنجاپدم ڈاکخانہ امارم بلم ضلع ملاپورم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 05-04-19 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زمین زرعی ۱۷ سینٹ سروے نمبر ۲۱۳ قیمت -/17000 زمین ۴۹ سینٹ سروے نمبر ۲۱۴ قیمت -/98000 یہ زمین کرولائی پنجایت وارڈ viii میں واقع ہے۔ اس کے علاوہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جائیداد ماہانہ 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ٹی کے محمود   العبد ایم محمد کنجو   گواہ ٹی کے محمود معلم سلسلہ

وصیت 16001 :: میں ایم رملہ بیوی زوجہ ایم ابراہیم صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر ۵۴ سال پیدائشی احمدی ساکن کرولائی ڈاکخانہ کرولائی ضلع ملاپورم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 05-6-1 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 2 1/4 ایکڑ ربر کا باغ بمقام کرولائی نمبر 153/PT قیمت انداز اچھ لاکھ روپے۔ 50 سینٹ زمین بمقام کرولائی جس میں رہائشی مکان کے علاوہ دو چھوٹے سے مکان اور آٹھ کمروں میں مشتمل ایک بلڈنگ موجود ہے۔ نمبر 153PT قیمت انداز اًدس لاکھ روپے۔ زیور طلائی 56 گرام ۲۲ کیرٹ موجودہ قیمت -/31000۔ حق مہر 500 روپے نقد (وصول شد) اس کے علاوہ کوئی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد نہیں والدہ صاحبہ حیات ہیں۔ میرا گزارہ آمد از جائیداد ماہانہ 4000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 و ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ وسیم احمد صدیق   الامۃ ایم رملہ بیوی   گواہ ٹی کے محمود

وصیت 16002 :: میں ایم آئی منور احمد ولد ایم ابراہیم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ فی الحال کچھ نہیں عمر ۳۴ سال پیدائشی احمدی ساکن کرولائی ڈاکخانہ کرولائی ضلع ملاپورم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 05-6-1 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے والدہ صاحبہ حیات ہیں۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ وسیم احمد صدیق   العبد ایم آئی منور احمد   گواہ ٹی کے محمود

وصیت 16003 :: میں ٹی کے زلیخہ زوجہ ایم موئیدین کٹی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر ۵۷ سال پیدائشی احمدی ساکن کرولائی ڈاکخانہ کرولائی ضلع ملاپورم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 05-04-26 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زمین ایک ایکڑ 50 سینٹ قیمت تین لاکھ روپے۔ سروے نمبر 1279/3۔ حق مہر 250 روپے وصول شدہ۔ طلائی زیور 4g قیمت موجودہ -/2400۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ٹی کے محمود   الامۃ ٹی کے زلیخہ   گواہ ٹی کے محمود معلم سلسلہ

وصیت 16004 :: میں موئیدین کنجو ولد مصطفیٰ قوم احمدی مسلمان پیشہ کھیتی باڑی عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۶۵ ساکن پنجاپدم ڈاکخانہ امارم بلم ضلع ملاپورم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 05-4-26 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زمین زرعی دو ایکڑ ۴۰ سنٹ سروے نمبر ۲۱۳ قیمت تین لاکھ ساٹھ ہزار۔ زمین مکان کے ساتھ ایک ایکڑ پندرہ سینٹ قیمت چھ لاکھ سروے نمبر 214۔ یہ زمین کرولائی پنچایت وارڈ viii میں واقع ہے۔ اس کے علاوہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد ماہانہ 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ٹی کے محمود   العبد ایم موئیدین کنجو   گواہ ٹی کے محمود معلم سلسلہ

وصیت 16005 :: میں اے نفیسہ زوجہ عبدالرحمٰن قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۷۳ء ساکن کرولائی ڈاکخانہ کرولائی ضلع ملاپورم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 05-04-27 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زمین دس سینٹ قیمت پچاس ہزار روپے۔ سروے نمبر 165/pt منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ کنگن ایک سیٹ وزن ۲۵ گرام قیمت -/12500 روپے۔ ہار 12g قیمت -/6000۔ انگوٹھی 4g قیمت -/2000 بالی 3g قیمت -/1500۔ کل قیمت -/22000۔ حق مہر 90 روپے (وصول شد) میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ٹی کے محمود   الامۃ اے نفیسہ   گواہ ٹی کے محمود معلم سلسلہ

وصیت 16006 :: میں ای عبدالرحمٰن ولد محترم عبدالقادر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر ۴۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۸۳ ساکن کرولائی ڈاکخانہ کرولائی ضلع ملاپورم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 05-04-1 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ساڑھے 26 سینٹ زمین معہ مکان نمبر 62 قیمت -/3,00,000 کوڈیاتھور اس کے علاوہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ والدہ حیات ہیں۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ ٹی کے محمود   العبد ای عبدالرحمٰن   گواہ محمد انور احمد

وصیت 16007 :: میں عائشہ مصطفیٰ زوجہ ایم مصطفیٰ قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن پنجاپدم ڈاکخانہ امارم بلم ضلع ملاپورم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 05-04-20 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ کنگن 4 وزن 32g قیمت -/18000۔ ہار 2 وزن 42g قیمت -/23500۔ بالی ایک سیٹ وزن 4g قیمت -/2250 انگوٹھی وزن ایک گرام -/500۔ کل 00-44250 حق مہر دس ہزار روپے نقدی ہے۔ اس کا بھی 1/10 حصہ ادا کروں گی۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ ٹی کے محمود   الامۃ عائشہ مصطفیٰ   گواہ ٹی کے محمود معلم سلسلہ

منقولات بلا تبصرہ

مشرقِ وسطیٰ کا پیرس 'بیروت': عرب دنیا میں گناہوں اور مغربی تہذیب کا شہر

لبنان کی راجدھانی بیروت کے حالات اور سماجی زندگی کی صورت حال جاننے کی کوشش کی جائے تو سوائے افسوس کے اور کچھ نہیں ہوتا۔ کسی دور میں سلطنت عثمانیہ کا حصہ رہنے والا یہ شہر اب گناہوں کے شہر میں تبدیل ہو چکا ہے۔ بیروت میں آج وہ سب کچھ ہو رہا ہے جو صرف مغربی دنیا میں ہی ممکن تھا۔ ہم جنس پرستوں کے حقوق کیلئے لڑنے والی ایک تنظیم کھل کر میدان میں اتر آئی ہے۔ ایسے ڈراموں کی خوب تعریف ہو رہی ہے جن میں کئی اخلاقی اصولوں کو توڑا گیا ہے۔ دوکانوں میں ایسے انڈرویئر فروخت ہو رہے ہیں جنہیں پہننے کے بعد کھایا بھی جاسکتا ہے۔ بیروت آج عرب دنیا کا گناہوں کا شہر بن چکا ہے۔ ماہر سماجیات لیلا فورے کا کہنا ہے کہ "عرب دنیا میں انتہاپسندی کے عروج کے باوجود لبنان کافی آزاد خیال رہا ہے، اس کی اہم وجہ یہ ہے کہ یہاں مختلف مذاہب اور ثقافتیں ساتھ ساتھ موجود ہیں"

ان کا کہنا ہے کہ " اس وجہ سے یہاں کسی بھی معاملے میں دوہرا معیار نہیں ہے اور یہاں کے لوگ آزاد خیال ہیں۔ دوبئی میں بھی کافی حد تک آزادی ہے لیکن وہاں آزادی صرف اس لئے دی گئی ہے کہ وہ اسے ایک منڈی کی حیثیت سے کامیاب دیکھنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ دوبئی اور لبنان کی آزاد خیالی میں بنیادی فرق ہے۔ لیلا فورے کا کہنا ہے کہ "لبنان میں آزاد خیالی ایک سماجی عمل ہے اس کا عالمی منڈی سے کوئی تعلق نہیں ہے"۔ لبنان کے تعزیراتی قانون کے تحت ہم جنس پرستی ایک جرم ہے یہ ایک خلاف فطرت فعل ہے اور جو اس فعل کے مجرم پائے جائیں گے انہیں 6 مہینے سے لیکر ایک سال تک کی جیل ہوسکتی ہے لیکن تقریباً ایک سال قبل وجود میں آنے والی ہیلم ایسوسی ایشن کا کہنا ہے کہ اس نے اس عرصے (جب سے وہ وجود میں آئی ہے) میں محسوس کیا ہے کہ پولیس عدالت اور پریس کا رویہ ہم جنس پرستوں کے تعلق سے کچھ نرم ہوگیا ہے۔ قانون آج بھی وہی ہے لیکن اس فعل کو کافی حد تک نظر انداز کیا جاتا ہے اور پہلے کی طرح سختی نہیں برتی جاتی۔

بیروت کے ایک کونسلر نے اسی سال عدالت میں عرضی داخل کی تھی کہ ہیلم ایسوسی ایشن پر پابندی عائد کی جائے لیکن اٹارنی جنرل نے یہ عرضی مسترد کردی۔ ان کی دلیل یہ تھی کہ ہم جنسی کی حمایت کرنے والی اس تنظیم کے پاس ایک دفتر ہے اور ایک ویب سائٹ ہے لیکن اسے قانون شکنی نہیں مانا جاسکتا چنانچہ اس کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہوسکتی۔ ہیلم کے ممبر جارج کزی کا کہنا ہے کہ" سماج کا ایک طبقہ اور رائے عامہ ہموار کرنے والے کچھ ذرائع ابلاغ ہماری جنگ کی حمایت کر رہے ہیں جس کی وجہ سے حکومت اور سرکاری عملے کا رویہ ہمارے ساتھ کافی نرم ہوگیا ہے"۔

سال رواں میں جب ساری دنیا میں یوم ہم جنس پرستی منایا گیا تو لبنان بھی پیچھے نہیں رہا اور بیروت میں ہیلم نے بھی جشن منایا۔ ہم جنس پرستوں نے ٹی وی پر آکر اپنے حقوق کا تحفظ کیا۔ جنسی تعیش کا سامان فروخت کرنا جرم ہے لیکن بیروت کے کچھ اسٹور کھلے عام جنسی لذت اور طاقت بڑھانے والی دوائیں، کھانے کے قابل انڈرویئر، چمڑے کا سامان اور دیگر اشیاء کھلے عام فروخت کر رہے ہیں۔ حال ہی میں بیروت میں ایسے کچھ ڈرامے پیش کیے گئے جن میں جنسی موضوعات کو اٹھایا گیا تھا اور کچھ اخلاقی پابندیوں پر تنقید کی گئی تھی لیکن ان ڈراموں کو مخالفت کی بجائے مقبولیت ملی۔ ابھی حال ہی میں ایک ڈرامہ دکھایا گیا جس کا نام تھا "ٹوہیل وتھ میرل اسٹریپ" یہ ڈرامہ ایک ایسے شخص کے بارے میں تھا جسے شبہ ہے کہ اس کی بیوی شادی کے وقت کنواری نہیں تھی۔ ڈرامے کی ڈائریکٹر ندال اشکر کا کہنا ہے کہ "یونان اور فرانس میں ڈرامے نے سماجی اقدار کو بدلنے میں بہت اہم رول ادا کیا ہے اور اب یہی کام ہم یہاں لبنان میں کرنا چاہتے ہیں۔ نئی نسل موجودہ رسم و رواج سے مطمئن نہیں ہے وہ تبدیلی چاہتی ہے اور ہم اپنے ڈراموں کے ذریعہ یہی پیغام دے رہے ہیں"

ندال کہتی ہیں کہ "عرب دنیا انتہاپسندی اور ویڈیو، ٹی وی اور جرائد کی فحاشی کے درمیان الجھی ہوئی ہے جبکہ ہم یہاں لبنان میں جنسی معاملات کا سنجیدگی سے "حل" نکال رہے ہیں۔ ہم نے اس حقیقت کو تسلیم کرلیا ہے اور ہم اس سے منہ چھپانے کی بجائے اس کا سامنا کرنے کیلئے تیار ہیں"۔ امریکہ کے تین ایسے ڈرامے جنہوں نے خود امریکہ میں بھی ہلچل مچادی تھی سینسر کے ساتھ شدید جنگ کے بعد لبنان میں پیش کیے گئے اور سب کے سب ہاؤس فل گئے۔ انہوں نے کہا کہ "اگر برسر اقتدار گروپ ہماری حمایت نہیں کرتا تو ان ڈراموں کو سینسر سے منظور کرانا ہمارے لئے ممکن نہیں تھا۔ ہمیں وزارت ثقافت کی مکمل حمایت حاصل تھی"۔ (روزنامہ 'انقلاب' ممبئی 2 جولائی 06)

☆☆☆

جنوبی ہندوستان کا ایک مندر جہاں خواتین کا جانا منع ہے

گزشتہ دنوں ایک خاتون نے جنوبی ہند میں ایک ایسے دیوتا کو چھونے کا اعتراف کیا ہے جہاں شادی شدہ خواتین کا جانا منع ہے۔ اس اعتراف سے ایک طوفان کھڑا ہوگیا تامل اداکارہ جے مالا کا کہنا ہے کہ انہوں نے کیرالا میں ایاپ دیوتا کے مندر میں اپنے مرحوم شوہر کی صحت کیلئے 1987 میں دعا مانگی تھی۔ اس مندر کے دیوتا کے بارے میں عقیدہ ہے کہ وہ کنوارے تھے اس لئے ان کے مندر میں شادی شدہ خواتین کا جانا منع ہے۔ اس بیان کے بعد مندر کے منتظمین نے کہا ہے کہ اس واقعے کی تحقیقات کی جائے گی۔ اس ضمن میں سینئر منتظم جی رامن نائر کا کہنا ہے کہ ہم اسے درگزر نہیں کرسکتے۔ ایسا کام ناقابل تصور ہے۔ ہمیں سچ تلاش کرنا ہوگا۔ ریاست کے ایک وزیر نے بھی اس بیان کا سختی سے نوٹس لیا ہے اور کہا ہے کہ جو کچھ انہوں نے کہا ہے اگر وہ سچ ہے تو ان پر مقدمہ چلایا جانا چاہئے۔ خاتون کا کہنا ہے کہ انہیں اپنے اس فعل پر افسوس ہے لیکن انہوں نے واضح کیا ہے کہ انہوں نے ایسا جان بوجھ کر نہیں کیا بلکہ وہ زائرین کے ایک ہجوم میں مندر کے اندر دھکیلی گئی تھیں جہاں انہوں نے دیوتا کے قدم چھو لئے۔ اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ میں زمین پر گرگئی اور میں نے دیوتا کے قدم چھو لئے۔ مجھے یہ نہیں پتہ تھا کہ مجھے ایسا نہیں کرنا چاہئے۔ مذکورہ مندر میں سالانہ اسی لاکھ سے ایک کروڑ زائرین آتے ہیں۔ ❁

خودکش حملے میں پاکستان کے ایک مشہور شیعہ عالم کی ہلاکت

14 جولائی کو مشہور شیعہ رہنما علامہ حسن ترابی اپنے بھانجے اور محافظ کے ساتھ کراچی میں اس وقت جاں بحق ہوگئے جب ایک خودکش بمبار نے ان کے گھر کے سامنے خود کو دھماکے سے اڑا دیا۔ کراچی میں جمعہ کی نماز کے بعد ایم ایم اے کی جانب سے فلسطینی عوام سے یکجہتی اور اسرائیلی جارحیت کے خلاف احتجاج کیا گیا تھا جس میں علامہ حسن ترابی نے جو ایم ایم اے کے صوبائی رہنما تھے نے بھی شرکت کی تھی۔ اطلاعات کے مطابق خودکش بمبار نے دوپہر چار بجے کے قریب سہراب گوٹھ کے نزدیک عباس ٹاؤن میں حسن ترابی کی رہائش گاہ کے باہر اس وقت دھماکہ کیا جب وہ ریلی میں شرکت کے بعد اپنے گھر میں داخل ہو رہے تھے۔ حملے میں جاں بحق ہونے والے ان کے بھانجے کی عمر صرف دس سال تھی۔ ❁

انڈونیشیا کے جزیزہ جاوا میں زلزلہ

۱۷ جولائی کو انڈونیشیا کے جزیرے جاوا میں آنے والے سونامی سے زبردست تباہی مچی ہے جس میں 500 سے زائد افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ انڈونیشیا کے ہسپتال زخمیوں سے پُر ہوگئے۔ محکمہ صحت کے مطابق بڑی تعداد میں لوگ لاپتہ ہوگئے جبکہ ہزاروں افراد بے گھر ہوگئے۔ بحرِ ہند میں آنے والے 7.2 کی شدت کے زلزلہ سے جاوا کے قریب سونامی کی دو میٹر اونچی لہریں اٹھی تھیں جنہوں نے جاوا کے ساحل اور وہاں موجود ہوٹلوں اور دوکانوں کو تہس نہس کردیا۔ پنجندرن کا علاقہ سب سے زیادہ متاثر ہوا۔ زلزلے کے جھٹکے دارالحکومت جکارتہ تک محسوس کیے گئے۔ جھٹکے محسوس ہوتے ہی لوگ پہاڑوں کی طرف پناہ کے لئے بھاگے اور ہزاروں نے مسجدوں اور اسی طرح کی پکی عمارتوں میں پناہ لی۔ 2004 میں آنے والی سونامی لہروں نے انڈونیشیا ہندوستان اور سری لنکا میں زبردست تباہی مچائی تھی اس تباہ کن سونامی میں 50 ہزار سے زیادہ افراد ہلاک اور لاکھوں زخمی ہوئے تھے ان لہروں سے انڈونیشیا کے بعد سب سے زیادہ ہندوستان متاثر ہوا تھا۔ اس کے بعد سماترا میں سونامی وارننگ سسٹم نصب کیا گیا ہے تاہم جاوا میں یہ سسٹم نہیں لگ سکا ہے جہاں سات ہفتے قبل تباہ کن زلزلے میں ہزاروں افراد ہلاک ہوگئے تھے۔ ❁

بنگلہ دیش اور اقلیتوں کے مسائل

مشہور صحافی کلدیپ نیر بنگلہ دیش اور اقلیتوں کے مسائل کے تحت لکھتے ہیں:

وزیر اعظم خالدہ ضیاء کی حکومت کے ایک حصہ کی حیثیت رکھنے والی جماعت اسلامی نے ملک میں اس لئے خلفشار مچایا ہے کہ اسے ماحول کو زہر آلود کرنے کے لئے حکومت کی ہر طرح سے سرپرستی حاصل ہے۔ اس نے دور افتادہ دیہات میں بھی بنیاد پرستی کا زہر گھولا ہے جہاں ہندو اور مسلمان دونوں صدیوں سے شانہ بشانہ رہتے آئے ہیں۔ یہ بات تو واضح ہے کہ بنگلہ دیش تاخیر سے سہی اسلام کاری کے عمل سے گزر رہا ہے جس نے مخصوص اور دیشی بنگالی قومی نظریے کو اپنے حصار میں لے لیا ہے۔ جماعت اسلامی ان دنوں احمدیوں کے پیچھے بھی پڑی ہے ان کیخلاف نفرت کی سیاست رچی جارہی ہے اور ان پر قابل نفرت ظلم ہو رہے ہیں سرکار پر دباؤ اتنا زیادہ اور ناقابلِ مزاحمت ہے کہ احمدیوں کو پاکستان کی طرح غیر مسلم قرار دیا جاسکتا ہے۔ پھر بھی اگر آپ کسی بنگلہ دیشی کا موازنہ پاکستانی سے کریں تو وہ بھڑک اٹھے گا۔ جو کچھ پاکستانی فوج اور پنجابی تہذیب نے بنگلہ دیشیوں کے ساتھ کیا ہے اسے نہ تو وہ بھول سکتے ہیں اور نہ معاف کر سکتے ہیں۔ وقت کے ساتھ زخم شاید بھر جائیں اس دوران ایک اچھی بات یہ ہوسکتی ہے کہ اسلام آباد ان تقریبا 3 لاکھ بہاریوں یعنی 34 سال سے قابل رحم اور کسمپرسی کی حالت میں پڑے ہوئے پاکستانیوں کو واپس لانے کا انتظام کرے۔ (روزنامہ انقلاب ممبئی 19 جولائی 06)

پاکستان میں اقلیتوں پر مظالم جاری

پی این کھیڑ الکھتے ہیں:

لاہور میں کرشنا مندر کے انہدام کا اچانک رونما ہونا ایک افسوسناک واقعہ ہے۔ آنجہانی ذوالفقار علی بھٹو کے ذریعہ اسلام کو سرکاری مذہب قرار دیئے جانے کے ساتھ اور پاکستان کو اسلامی مملکت کا نام دیئے جانے کے بعد اقلیتوں پر مظالم میں اضافہ ہوگیا۔ ذوالفقار علی بھٹو کا اعلان دراصل اس بات کا اشارہ تھا کہ اقلیتیں پاکستان چھوڑنے پر مجبور ہوجائیں۔ مذکورہ اعلان کے بعد ہی پاکستان کی حکومت نے قادیانیوں کے خلاف قانون بنا کر نہ

صرف انہیں اہم عہدوں سے ہٹانا شروع کر دیا بلکہ ایسے حالات پیدا کر دیئے جن سے بہت سارے قادیانیوں کو پاکستان چھوڑ کر بھاگنا پڑا۔ قادیانیوں کو اس لئے پریشان کیا گیا کہ ان کا تعلق ہندوستان سے تھا۔ ان پر الزام تھا کہ انہوں نے اسلام کا غلط معنی پیش کیا ہے لیکن ہندوؤں نے کیا کیا تھا؟ انہوں نے تو اسلام کو کوئی نقصان نہیں پہنچایا تھا۔

لاہور ہائی کورٹ نے رنگ محل کے پاس کرشنا مندر کی زمین پر شاپنگ پلازہ کی تعمیر پر روک لگادی ہے اور ای ٹی پی بی کی چیئر پرسن سے مندر کے انہدام کے خلاف پیش درخواست پر جواب بھی طلب کیا ہے۔ تاہم عدالت نے ایڈووکیٹ فواد حسین کی اس دلیل پر بھی حکم امتناعی جاری کر دیا ہے جس میں کہا گیا ہے کسی بھی مذہبی عمارت کو گرا کر اس زمین کا استعمال کسی دوسرے مقصد کیلئے نہیں کیا جانا چاہئے۔

فواد حسین کے مطابق مذہبی مقام کا انہدام گستاخی سے منسلک ہے اور اس کے مرتکب افراد کو پاکستان پینل کوڈ 295 کے تحت دو سال قید کی سزا ملنی چاہئے۔ رٹ پٹیشن لال کرتی بازار راولپنڈی کے پرکاش کھتری نے داخل کیا تھا کہ ای ٹی بی پی کی چیئر پرسن اور دیگر ذمہ دار افسران کے خلاف کریمنل کیس درج کیا جائے۔ ایڈووکیٹ فواد حسین نے ای ٹی بی پی کی جانب سے گزشتہ ۹ مارچ کو مندر کے انہدام سے متعلق جاری نوٹیفکیشن کے بارے میں کہا کہ یہ نہ صرف اپنے ملک کے قانون کے خلاف ہے بلکہ یہ اقوام متحدہ کے چارٹر انسانی حقوق اور دیگر بین الاقوامی اعلانات کے بھی خلاف ہے اور اس سے بین الاقوامی سطح پر پاکستان کی بدنامی ہوئی ہے۔ انہوں نے وفاقی حکومت کے اس بیان کو بھی غلط قرار دیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ منہدم عمارت کرشنا مندر کے نام سے مشہور نہیں تھی۔

ریفریشر کورس معلمین کرام بھارت

برائے سال ۲۰۰۶ء۔۰۷ء

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا ہے کہ معلمین کے لئے ریفریشر کورس مقرر کیا جائے اور انکے اپنے علاقہ میں ہی جہاں سینئر مربی ہیں وہ امتحان لیں اور جہاں سینئر مربی نہیں وہاں دوروں کے دوران ناظران ان کا امتحان لیں اور دوران سال معلمین کو ٹارگٹ دیا جائے کہ اسقدر بچوں کی تعلیم مکمل کرانی ہے چنانچہ منصوبہ بندی کمیٹی بھارت نے ایک سب کمیٹی مقرر کر کے جو نصاب تجویز کیا ہے وہ ذیل میں درج کیا جارہا ہے تمام معلمین وقف جدید اندرون و بیرون خواہ وہ مستقل گریڈڈ ہوں یا عارضی بالمقطع سب معلمین کو اس نصاب کی تیاری کر کے امتحان دینا لازمی ہے۔

نصاب کو دو سمسٹرز میں بہ تفصیل ذیل تقسیم کیا گیا ہے۔

سمسٹر اوّل: ناظرہ قرآن مجید پہلے پندرہ پارے، ترجمہ قرآن مجید ابتدائی پانچ پارے،

حفظ: عم پارہ نصف آخر مع سورۃ البقرہ کی ابتدائی سترہ آیات۔ کتاب دینی نصاب پہلے چار ابواب تا صفحہ 190

سمسٹر دوم: ناظرہ قرآن مجید نصف آخر (پندرہ پارے آخری)

ترجمہ قرآن مجید چھ تا دس پارے۔

حفظ سورۃ الجمعہ۔ سورۃ الصف۔ سورۃ البقرہ اور سورۃ آل عمران کے آخری رکوع، کتاب دینی نصاب آخری چار ابواب تا صفحہ 321

☆...... پہلے سمسٹر کا امتحان عید الفطر کے بعد ماہ اکتوبر 2006ء کی 29 تاریخ بروز اتوار کو اور دوسرے سمسٹر کا امتحان اپریل 2007ء کے آخری اتوار کو ہوگا۔

نوٹ: ۱۔ دوران سال جو معلم اس امتحان میں 50 فیصدی نمبر لیکر کامیابی حاصل کریگا اسی کو سالانہ ترقی دیئے جانے کی سفارش کی جائے۔

۲۔ اسی طرح سالانہ ترقی کی سفارش کیلئے ضروری ہوگا کہ ہر معلم اپنے حلقہ کے 50 فیصدی افراد کی دینی تعلیم مکمل کرا چکے ہوں۔ اسی طرح جہاں باقاعدہ جماعت قائم ہے وہاں ذیلی تنظیموں کو فعال کر چکے ہوں۔

۳۔ جو معلم دو سال متواتر اس امتحان میں فیل ہوں گے ان کی فراغت کی سفارش کی جائے گی۔

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

حالات زندگی

ہمارے والد محترم کیپٹن ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ایم سی۔ گولبازار ربوہ۔ سابق درویش قادیان اور والدہ محترمہ مبارکہ قمر سیالکوٹی کے حالات زندگی زیر تحریر ہیں۔ انشاء اللہ جلد کتاب چھپ جائے گی سب بہن بھائیوں سے عاجزانہ درخواست ہے کہ ان کے بارے میں اگر کچھ جانتے ہوں تو تحریر فرمائیں۔ کسی نے ہمارے ابا جی سے علاج کروایا ہو یا ان کی کوئی خدمت یاد ہو۔ مزاح یا سوشل تعلق کے حوالے سے لکھیے۔ ہماری امی کی کوئی تقریر یاد ہو۔ یا کوئی اور بات جس پر آپ قلم اٹھانا چاہیں براہ کرم اپنی تحریری خدمات سے ہمیں جلد از جلد نوازیں۔ ان کے خطوط یا مضامین کسی کے پاس محفوظ ہوں تو براہ کرم اس کی کاپی مجھے بھجوا دیجئے۔ شکریہ

(شاہدہ متین سجاد۔ گوتھن برگ سویڈن)

Nattviols gatan 3, 417 20 Gothenburg Sweden, E-mail mrs.s.a@spray.se

بقیہ: (خلاصہ خطبہ جمعہ صفحہ اوّل)

اور مفلوج کرنے کی کوشش کی اور اپنے زعم میں جماعت کے ہاتھ کاٹ دیئے لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنی نصرت و مدد سے جماعت کے قدم کو پیچھے نہیں ہٹنے دیا یہ قدم آگے ہی آگے بڑھتا چلا گیا بلکہ دنیا نے دیکھا کہ مخالفین کے نہ صرف ہاتھ کٹے بلکہ گردنیں بھی اڑادی گئیں اور یہ کسی انسان کا کام نہیں ہے بلکہ خالصۃ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نظارے ہیں پھر خلافت رابعہ کے دور میں مخالفین نے خیال کیا کہ اب ہم نے ایسا داؤ استعمال کیا ہے کہ اب جماعت احمدیہ ہر طرف سے بندھ گئی اس کے لئے کوئی راستہ نہیں اور اب یہ اپنی موت آپ مرجائے گی لیکن جیسا کہ بے شمار الہامات سے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے وعدہ فرمایا تھا کہ میں تیری مدد کروں گا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس خلیفہ راشد کی اللہ نے مدد فرمائی اور دشمن اپنی تمام تدبیروں اور مکروں کے باوجود نظام خلافت کو مفلوج اور ختم کرنے میں ناکام و نامراد ہوئے بلکہ اپنے وعدے کے مطابق اللہ تعالیٰ نے ایسے راستے کھلوائے اور اس طرح مدد فرمائی کہ دشمن دانت پیستا رہ گیا اور ہم سب جانتے ہیں کہ ایک بہت بڑا ذریعہ تبلیغ کا ایم ٹی اے ہے پھر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی وفات کے بعد مخالفین اس امید پر تھے کہ شاید اب انتہا ہو چکی ہے اس لئے شاید اب جماعت کا زوال شروع ہو جائے لیکن بے وقوفوں کو پتہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے منصوبے کیا ہیں اللہ تعالیٰ نے جس مسیح زماں کو اپنی تائید و نصرت کے وعدوں کے ساتھ بھیجا ہے وہ نصرت نہ مخالفین کی خواہشوں سے ختم ہونی ہے نہ ان کی کوششوں سے ختم ہونی ہے انشاء اللہ، اور نہ کسی وقت یا کسی خاص فرد کے ساتھ یہ وابستہ ہے یہ نصرت کے وعدے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی اس پیاری جماعت کے ساتھ وابستہ ہیں جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے اور اس میں دنیا کی کوئی طاقت روک نہیں بن سکتی اللہ تعالیٰ کی نصرت کے وعدے ہر قدم پر ہر روز ہم دیکھتے ہیں ان کا تذکرہ انشاء اللہ جلسہ سالانہ پر ہوگا۔

فرمایا جیسا کہ میں نے کہا تھا انفرادی طور پر بھی اللہ تعالیٰ مومنوں کو اپنی مدد کے نظارے دکھاتا ہے جس کا ان لوگوں کو وعدہ کیا ہے جو اس تعلیم پر عمل کرنے والے ہیں اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرتے ہیں اور جن کو اپنے نمونے قائم کرنے کی اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی ہے اور اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو حکم دیا ہے نمازوں کو قائم کرو مالی قربانیوں میں آگے بڑھو اور اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑلو اور اللہ اور رسول اور نظام خلافت کی مکمل اطاعت کرو تو پھر دیکھو کہ تمہیں بھی اللہ تعالیٰ ہر قدم پر اپنی تائید و نصرت کے نظارے دکھائے گا۔ اور جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور پھر آپ کے خلفاء راشدین کے زمانے میں جو نمونے ہمیں تاریخ دکھاتی ہے مسیح محمدی کے ماننے والوں میں بھی انتہائی کڑے وقت میں اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نظارے ہم دیکھتے ہیں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے میدان عمل میں کام کرنے والے بزرگوں حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکیؓ، حضرت مولانا نذیر احمد صاحب مبشر، شیخ زین العابدین صاحب، حافظ حامد علی صاحب، مکرم مولانا صادق صاحب، مکرم مولانا غلام حسین صاحب، مکرم مولانا محمد صادق صاحب امرتسری، مکرم حاجی غلام احمد صاحب کی مختلف مواقع پر تائید و نصرت کے بعض ایمان افروز واقعات پیش فرمائے۔ خطبہ کے آخر پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک دعا کا ذکر کرنے کے بعد حضور انور نے فرمایا یہی وہ لوگ ہیں جن کے حاصل کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ کے حضور دعا کی تھی اللہ تعالیٰ ہمیشہ اخلاص و وفا میں بڑھتے ہوئے ایسے لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں پیدا کرتا رہے جنکی زندگیوں میں ہمیں اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نظارے نظر آتے رہیں اور یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے اس سلوک کی وجہ سے اخلاص و وفا میں بڑھتے ہوئے ہمیشہ خلافت احمدیہ کے استحکام و مضبوطی کے لئے بھی کوشش کرتے رہیں ان کے مددگار و معاون بنتے رہیں۔ ❁

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

آیا ہے میرے لب پہ اس ماہ جبیں کا نام
جس نے دیا ہمیشہ محبت کا ہی پیام
ہر سانس میری اس پر بھیجے نہ کیوں درود
جس پہ خدا بھی بھیجتا ہے عرش سے سلام
مظلوم رہ کے اس نے جھیلے تھے سب ستم
صبر و رضا کا پیکر وہ بن کر رہا مدام
پھر فاتح بن کے اس نے کفار کو کہا
کرتا ہوں معاف تم کو، کیا یہ اعلان عام
دکھلائے کوئی ایسا فاتح جہان میں
جس نے کیا ہو عفو کا ایسا ہی اہتمام
عورت کو جس نے عزت و رتبہ عطا کیا
اس کو حقوق دے کے کیا اس کا احترام
رحمت تھا سب کے واسطے وہ میرا مصطفیٰ
اس پہ درود لاکھ ہوں اس پہ سدا سلام

(خواجہ عبد المومن اوسلو ناروے)

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax : (0091) 1872-220757
Tel. Fax : (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
Ibadrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 55 | Thursday | 20th July 2006 | Issue No. 29

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 250/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $

یاد دہانی

ہمیشہ بچوں کے نیک صالح اور دیندار ہونے کی دعائیں کرتے رہنا چاہئے کیونکہ والدین کی دعائیں بچوں کے حق میں پوری ہوتی ہیں

بچوں کو بھی چاہئے کہ وہ ماں باپ کے حقوق کا خیال رکھیں

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۴ جولائی ۲۰۰۳ سے اقتباس

خطبہ کے شروع میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت زکریا علیہ السلام کی قرآنی دعا کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا: "یہ دعا ایسی ہے کہ ہم میں سے ہر ایک کو کرنی چاہئے اور ہر ایک کا دل چاہتا ہے کہ کرے اور صالح اولاد ہو اور پھر بچوں کی پیدائش کے وقت بھی اور پیدائش کے بعد بھی ہمیشہ بچوں کے نیک صالح اور دیندار ہونے کی دعائیں کرتے رہنا چاہئے۔ کیونکہ والدین کی دعائیں بچوں کے حق میں پوری ہوتی ہیں۔ اور یہی ہمیں اللہ تعالیٰ کی تعلیم اور نصیحت ہے۔ یہاں میں ضمناً ذکر کردوں، گو ضمناً ہے مگر میرے نزدیک اس کا ایک حصہ ہی ہے کہ اگر والدین کی دعا اپنے بچوں کیلئے اچھے رنگ میں پوری ہوتی ہے تو وہاں ایسے بچے جو والدین کے اطاعت گزار نہ ہوں ان کے حق میں برے رنگ میں بھی پوری ہوسکتی ہے۔ تو ماں باپ کی ایسی دعا سے ڈرنا بھی چاہئے۔ بعض بچے جائیداد یا کسی معاملہ میں والدین کے سامنے بے حیائی سے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ مختلف لوگ لکھتے رہتے ہیں اس لئے یہ عجیب خوفناک کیفیت بعض دفعہ سامنے آجاتی ہے۔ اس لحاظ سے ایسے بچوں کو اس تعلیم کو مدنظر رکھنا چاہئے کہ آنحضرت ﷺ نے تو ماں کے لئے تو خاص طور پر حسن سلوک کا حکم فرمایا ہے۔ اور یہ فرمایا ہے کہ تمہاری سب سے زیادہ حسن سلوک کی مستحق ماں ہے۔ یہ جو قرآن حکیم کا حکم ہے کہ والدین کو اُف نہ کہو یہ اس لئے ہے کہ اگر تمہیں کوئی تکلیف پہنچے اور تم سمجھتے ہو کہ تمہارا حق مارا جارہا ہے یا تمہارے ساتھ ناجائز رویہ اختیار کیا ہے ماں باپ نے، تب بھی تم نے ان کے آگے نہیں بولنا ورنہ کسی کا دماغ تو نہیں چلا ہوا کہ ماں باپ کے فیض بھی اٹھا رہا ہو اور ماں باپ اس بچے کی ہر خواہش بھی پوری کر رہے ہوں تو ان کی نافرمانی کرے یا کوئی نامناسب بات کرے۔ اس کا آدمی تکلیف نہیں کرتا ہے تو جیسا کہ میں نے پہلے ذکر کیا ہے، بہت سے ماں باپ اپنے بچوں کی نافرمانیوں کا ذکر کرتے ہیں اپنے خطوط میں۔ اس ضمن میں والدین کا جہاں فرض ہے اور سب سے بڑا فرض ہے کہ پیدائش سے لیکر زندگی کے آخری سانس تک بچوں کے نیک فطرت اور صالح ہونے کیلئے دعائیں کرتے رہیں اور ان کی جائز اور ناجائز بات کو ہمیشہ مانتے نہ رہیں اور اولاد کی تربیت اور اٹھان صرف اس نیت سے نہ کریں کہ ہماری جائیدادوں کے مالک بنیں جیسا کہ میں آگے چل کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباسات میں اس کا ذکر کروں گا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی بچوں کو بھی خوف خدا کرنا چاہئے کہ ماؤں کے حقوق کا خیال رکھیں باپوں کے حقوق کا خیال رکھیں۔ یہ نہ ہو کہ کل کو ان کے بچے ان کے سامنے اسی طرح کھڑے ہو جائیں۔ کیونکہ آج اگر یہ نہ سمجھے اور اس امر کو نہ روکا تو پھر یہ شیطانی سلسلہ کہیں جاکر رکے گا نہیں اور کل کو یہی سلوک ان کے ساتھ بھی ہوسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس سے محفوظ رکھے اور احمدیت کی اگلی نسل پہلے سے بڑھ کر دین پر قائم ہونے والی اور حقوق ادا کرنے والی نسل ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی اولاد کے حق میں دُعا کرتے ہوئے یہ فرماتے ہیں کہ:

مری اولاد جو تری عطا ہے
ہر ایک کو دیکھ لوں وہ پارسا ہے

دنیاوی نعماء کی بھی دعا کی ہے۔ لیکن سب سے بڑھ کر یہ دعا کی ہے کہ:

یہ ہو میں دیکھ لوں تقویٰ سبھی کا
جب آوے وقت میری واپسی کا

(درثمین اردو۔ صفحہ 49-48)

115واں جلسہ سالانہ قادیان 2006ء مورخہ 26-27-28 دسمبر کو منعقد ہوگا

احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 115 ویں جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کیلئے 26-27-28 دسمبر 2006ء (بروز منگل، بدھ، جمعرات) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ **مجلس مشاورت**:: جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی 18 ویں مجلس مشاورت سیدنا حضور انور کی منظوری سے مورخہ 29 دسمبر بروز جمعہ منعقد ہوگی۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مبارک للّٰہی جلسہ میں شرکت کیلئے ابھی سے نیت کرکے تیاری شروع کردیں اور جلسہ کی ہر جہت سے کامیابی کیلئے دُعائیں کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے آمین۔ (ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

خریداران بدر سے گذارش:: کیا آپ نے بدر کا سالانہ چندہ خریداری ادا کردیا ہے اگر نہیں تو براہ کرم اپنی مقامی جماعت کے سیکرٹری مال یا نمائندہ بدر کو بذریعہ منی آرڈر یا بنک ڈرافٹ ارسال فرمائیں تاکہ آپ کا بدر مستقل جاری رہے۔ (مینیجر بدر)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اَلصَّلوٰۃُ هِیَ الدُّعَاءُ

(نماز ہی دعا ہے)

منجانب

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 میگولین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222, 2248-1652
2243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

2 and 3 Bed Rooms Flat
Independant House
All Facilities Available
Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall
Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936
at Qadian Near Jalsa Gah
Flat Available
Contact : **Deco Builders**
Shop No, 16, EMR Complex
Opp. Ramakrishna Studio, Nacharam
Hyderabad-76, (A.P.) INDIA
Ph. 040-27172202, 0924618281, 098491-28919

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
الیس اللہ بکاف عبدہ
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
فون 047-6213649
گولبازار ربوہ
047-6215747